اسلامی نصاب حصہ دوم

109

محمد عبدالحکیم قاضی۔ ایم، اے

مکتبہ قادریہ

الحکمت ۲۸ صدیق سٹریٹ
حیدر روڈ، اسلام پورہ۔ لاہور

26389

DATA ENTERED

کتاب ——— اسلامی نصاب حصہ دوم

تصنیف ——— محمد عبدالحکیم قاضی ایم اے

تائید ——— مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی

محمد عبدالحکیم شرف قادری

کتابت ——— محمد یوسف قادری خوشنویس

مصحح ——— حافظ بشیر احمد سعیدی عظمی

تاریخ اشاعت ——— جنوری ۱۹۷۶ء

قیمت ———

ناشر ——— الحکمت ۲۸ - صدیق سٹریٹ -
حیدر روڈ - اسلام پورہ لاہور -

Marfat.com

فہرست اسلامی نصاب حصّہ دوم

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دُعا	۵	نماز کے واجبات = ا	۳۵
کلمات طیبات	۶	ب = فرض اور واجب میں فرق	۳۶
کتنا احسان ہے اللہ کریم کا	۸	مفسداتِ نماز	۳۶
کلمۂ طیبہ کی مثال	۹	اقوال = ا	۳۷
احسان کیا ہے	۱۰	افعال = ب	۳۸
کلمۂ طیب	۱۱	اعمال = ج	۳۹
کلمۂ طیب کے دو جز ہیں	۱۲	تکبیر تحریمہ	۴۰
کلمۂ شہادت	۱۳	تکبیرِ تحریمہ کی اہمیّت	۴۰
چھ کلمے	۱۵	ثنا	۴۱
ایمان کیا ہے؟	۱۹	نماز کی برکات	۴۲
ایمانیات کی اہمیّت	۲۰	نماز بے حیائیوں کا سدِّ باب ہے	۴۶
اسلام کیا ہے؟	۲۱	نماز گناہ سے بچاتی ہے	۴۷
ارکانِ اسلام کی اہمیّت	۲۲	نماز نہ پڑھنے کا گناہ	۴۸
ایمان مفصّل	۲۴	(الصّلوٰۃ) نماز سے متعلق آیات	۵۰
ایمان مجمل	۲۵	سورۂ فاتحہ	۵۱
حکمِ اذان	۲۶	سورۃ الفاتحہ کی اہمیّت	۵۲
اذان	۲۷	سورۃ الاخلاص	۵۳
اذان کے بعد کی دُعا	۲۷	سورۃ البقر (۲) کی ۲۵۵ ویں) آیت کریمہ	۵۴
اقامت	۲۸	سورۃ آل عمران (۳) کی ۲۶ ویں آیت کریمہ	۵۶
پوری اقامت	۲۹	سورۃ الحجرات (۴۹) کی ۱۲ ویں آیت کریمہ	۵۷
اقامت کے احکام	۲۹	تقویٰ	۵۸
اَلصّلوٰۃُ	۳۰	متقیوں کے درجات	۵۹
نماز بہترین عبادت ہے	۳۱	اُسوۂ حسنہ	۶۰
نماز کی فضیلت اور اہمیّت	۳۲	[اصلاحِ معاشرہ کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی اقدام]	۶۱
نماز کے فرائض	۳۳		
ارکانِ نماز = ب	۳۴	سورۃ الاعراف (۷) کی ۱۷۲ ویں آیت کریمہ	۶۲

DATA ENTERED

Marfat.com

سورۃُ الرّوم (۳۰) کی ۳۰ ویں آیت کریمہ	۶۴
سورۃُ الحشر ۵۹: ۲۳ ویں آیت کریمہ	۶۵
اِسلام	۶۶
اِسلامی معاشرہ	۶۸
توکّل	۷۰
رحمۃً للعالمین (الانبیاء) ۲۱: ۱۰۷	۷۱
عفو	۷۲
دانائے سُبل	۷۳
کمالاتِ نبوّت	۷۵
سورۃُ الکہف (۱۸) ۱۰۷ ویں اور ۱۰۸ ویں آیات	۷۶
سورۃُ الفتح (۴۸) آیات ۲۸، ۲۹	۷۷
سورۃ ہود (۱۱) آیات ۱۱۱، ۱۱۲	۸۰
اِستقامت	۸۱
شجاعت	۸۲
سورۃُ الفجر (۸۹) آیات ۲۷ تا ۳۰	۸۴
سورۃ العصر (۱۰۳)	۸۴
سورۃُ الصّف (۶۱) آیات ۱ تا ۳	۸۵
اَلتّسبیح	۸۸
سورۃُ البقرہ (۲) آیات ۱ تا ۴	۸۹
سُورۃُ الھمزۃ (۱۰۴) آیات ۱ تا ۶	۹۱
سورۃُ المدثر (۷۴) آیات ۱ تا ۷	۹۲
محمّدٌ رّسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (۴۸ : ۲۹)	۹۴
وعظ و تلقین	۹۶
مجالسِ خیر	۹۸
کلامِ مبارک	۱۰۰
اُسوۂ حسنہ (آیت کریمہ ۳۴)	۱۰۲
I مرکزِ تجلّیات	۱۰۳
II تزکیۂ نفس	۱۰۴
III پیکرِ فقر و قناعت	۱۰۴
سورۃُ والضحیٰ (۹۳) (آیات ۵ تا ۱۱)	۱۰۵
سورۃُ القدر (۹۷) (آیات ۱ تا ۵)	۱۰۷
قرآنِ حکیم	۱۰۹
قرآنِ کریم کے حقوق	۱۱۰
تلاوت کرنے سے پہلے اعوذ پڑھیے	۱۱۱
قرآنِ کریم کو خوب صاف صاف پڑھیے	۱۱۱
جب قرآن پڑھا جائے خاموشی سے سُنو	۱۱۱
سلامٌ علیکم (الرعد ۱۳) ۲۲-۲۳-۲۴ آیات	
سُورۃُ الانعام (۶ : ۵۴) تحیّۃ و سلام	۱۱۳

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سبق ۱

دُعا

اے میرے رب اس کام کے لئے — رَبِّ اشْرَحْ لِيْ
میرا سینہ کھول دے — صَدْرِيْ ۝
(تاکہ حق بات کہہ پاؤں)
اور میرا کام آسان کر دے — وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝
(بیمار ہوں۔ مگر تیری رضا کے لئے
یہ کام کرنے لگا ہوں۔ تیرے نام سے)
اور میری زبان کی گرہ کھول دے — وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ
لِّسَانِيْ ۝
(تاکہ اچھے انداز سے تیری آیات
سمجھا سکوں)
تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں — يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝
(طٰهٰ ۲۰: ۲۵ تا ۲۸)

(تیرا پاک کلام ان کے دل اور
دماغ میں گھر کر جائے قارئین
کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء
فرما)

Marfat.com

سبق ۲

(۱)

کلماتِ طیّبات

(۱)

اس باب میں وہ پاک کلمے درج ہیں جن میں اسلام کے بنیادی حقائق کا بیان ہے یا جن کا ہر روز نماز پنج گانہ میں پڑھنا ضروری ہے۔

آپ خود ان کلمات کو پڑھیں۔ زبانی یاد کریں اور ان کے معانی اور مفہوم پر غور و خوض کریں۔

(۲)

کلمات کو صرف رٹ لینا کافی نہیں۔ رٹ لینے میں بھی ثواب ہے۔

قرآنِ کریم کا حکم ہے:

تو کیا وہ قرآن میں تدبر۔ غور اور فکر نہیں کرتے۔	اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ
کیا ان کے دلوں پر انکے قفل لگے ہیں۔	اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا (۴۷ : ۲۴)

(۳)

والدین کو چاہیئے کہ بچوں کو یہ کلمات زبانی یاد کروائیں۔ اور ان کے معانی اور مفہوم کو اچھی طرح ان کے ذہن نشین کروائیں۔

Marfat.com

قرآن کو اٹھائے پھرنا کافی نہیں - فرض یہ ہے کہ اُسے سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

(۴)

یاد رہے کہ واضح طور پر حکم ہے کہ :

اور قرآن پڑھو وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ

خوب ٹھہر ٹھہر کر تَرْتِيْلًا ۝ (۷۳ : ۴)

(رعایتِ وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ حتی الامکان حرفوں کو صحیح طور پر پڑھنا فرض ہے - اس بارہ میں بہت غفلت سے کام لیا جا رہا ہے - بعض اوقات مطلب بالکل بدل جاتا ہے۔

مثلاً :

رکوع تسبیح ہے

پاک ہے میرا رب سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

عظمت والا ہے

عظیم کے معنی عظمت والا ہے

اگر آپ عزیم پڑھیں گے تو مطلب کیا ہوگا ؟

پاک ہے میرا رب دشمنی کرنے والا۔

توبہ ! توبہ !

اَلْحَمْد شریف میں ہے

جن پر تُو نے انعام کیا اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (۱ - ۵)

اَنْعَمْتِ یا اَنْعَمْتُ پڑھیں گے تو معنی بدل جائیں گے۔

اسلامی نصاب حصہ اول کے صفحات ۱۱۴ ، ۱۱۳ پر اس بارہ میں مفصل

Marfat.com

بحث کی گئی ہے۔

(۵)

کتنا احسان ہے اللہ کریم کا

کہ قرآنِ کریم اسلام کی زندہ اور عملی تحریک کا مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں سب کچھ ہے جو انسان کی زندگی کے ہر موڑ پر اس کی اصلاح اور فلاح کے لیئے ضروری ہے۔ تاہم ارشاد ہے:

تحقیق ہم نے آسان کر دیا قرآن	لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ
یاد کرنے کے لیئے	لِلذِّکْرِ
تو ہے کوئی یاد کرنے والا	فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ

(۵۴ : ۳۲)

قرآن کریم کے بارہ میں اللہ کریم کا یہ ارشاد زندہ اور تابندہ حقیقت ہے۔ صرف قرآن ہی وہ کتاب ہے جو ضخیم ہے۔ عربی میں ہے۔ مگر روئے زمین کے کونہ کونہ میں ہر قوم اور ہر خطہ کے نابینا لوگوں تک کو زبانی یاد ہے۔

کاش کہ ہم سب اللہ کریم کے اس احسان سے فائدہ اٹھائیں اور زیادہ سے زیادہ آیات بیّنات کو سمجھ کر زبانی یاد کریں۔

(۶)

نماز میں الحمد کے بعد ایک بڑی یا تین چھوٹی آیات کا پڑھنا ضروری ہے۔ عام لوگ صرف قُل شریف کو یاد کرنا کافی سمجھتے ہیں اور الحمد کے بعد قُل شریف ہی پڑھتے ہیں۔ قل شریف بڑی بابرکت سورۃ ہے۔ تاہم مناسب یہ ہے کہ بہت سی آیات یاد کرنے کی سعادت حاصل کی جائے اور باری باری الحمد کے بعد ان کی

Marfat.com

تلاوت کی جائے۔

اس باب میں تین تین چھوٹی آیات یا ایک یا دو بڑی آیات کے کئی ایک سیٹ دیے گئے ہیں۔ معنی بھی دیے گئے ہیں۔ آپ کی سہولت کے لئے مواد جمع کر دیا گیا ہے۔ آپ انہیں یاد کریں اور پڑھ کر اور سمجھ کر ثواب دارین حاصل کریں۔

سبق ۳

کلمۂ طیبہ کی مثال

سورۂ ابراہیم میں کلمۂ طیبہ کی مثال پاکیزہ درخت کے ساتھ دی گئی ہے۔ ارشاد ہے:

کلمۂ طیبہ کی مثال پاکیزہ	كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
درخت کی سی ہے	طَيِّبَةٍ
جس کی جڑ قائم ہو	اَصْلُهَا ثَابِتٌ
شاخیں آسمان میں	وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ

(ابراہیم ۱۴ : ۲۴)

کلمۂ طیبہ کی مثال اس پاکیزہ اور تناور درخت کی سی ہے جو پانی کی نہر کے کنارے لگا ہوا ہو۔ اس کی جڑ مضبوط بند پر قائم ہو۔ شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہوں۔ وہ سدا بہار ہو۔ اُسے کبھی پت جھڑ لاحق نہ ہو۔ ہمیشہ پھلتا پھولتا رہے۔

کلمۂ توحید کی جڑ مومن کے قلب میں بطور صحیح عقیدہ راسخ ہوتی ہے۔ ایمانِ کامل کی بدولت اعمالِ صالحہ بجا لانے کا جذبہ بیدار رہتا ہے۔ پختہ ایمان اور اعمالِ

Marfat.com

صالحہ پر رضائے الٰہی کے ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ جو آسمان پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتے ہیں ان کی برکت اور ان کا اجر ہر وقت۔ ہر نفس میں اور ہر ہر آن شاملِ حال رہتا ہے۔ یہ اعمال کبھی رَد نہیں ہوتے۔ کبھی ضائع نہیں ہوتے ہر وقت اور ہمیشہ پھلتے پھولتے رہتے ہیں۔

احسان کیا ہے

اس کتاب میں خاص مقصد کے پیشِ نظر کثرت سے آیاتِ بیّنات اور احادیثِ مبارکہ درج ہیں۔ اللہ کریم توفیق دے تو ان سب کو جذبۂ احسان سے سرشار ہو کر پڑھیے۔ اور ان پر غور و فکر کیجیے۔

احسان حضورِ قلب اور خلوصِ نیّت کے بارہ میں خاص اصطلاح ہے۔ اس کی کیفیت سرورِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسلام ہی کے مبارک الفاظ میں پڑھیے۔

عرض کیا گیا

احسان کیا ہے ؟	مَا الْاِحْسَانُ
فرمایا	قَالَ
احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت	اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ
اس طرح کرے کہ گویا اللہ کو دیکھ رہا ہے	كَاَنَّكَ تَرَاهُ
اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تو	فَاِنْ لَّمْ
تجھ کو دیکھ ہی رہا ہے۔	تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ

(یہ ہر مسلمان کا ایمان ہے)

Marfat.com

سبق ۴

کلمۂ طیّب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

عوام خوب خیال رکھیں کہ رسالت کا اقرار
کلمۂ طیّب میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔

اور

اذان میں مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

سبق ۵

کلمۂ طیّبہ کے دو جُز ہیں

اوّل لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ کلمۂ توحید ہے۔ ایمانیات میں سب سے پہلے توحید پر ایمان لانا ضروری ہے۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اللہ وہ ذات پاک ہے جو ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ رہے گا۔ اس کا نہ ہونا محال ہے۔

اللہ میں تمام اچھی صفتیں ہیں۔ اللہ کی صفات ہمیشہ سے ہیں۔ ہمیشہ رہیں گی۔ نہ اُن کی ابتدا ہے۔ نہ انتہا۔ نئی نہیں ہیں۔ اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں۔ اللہ کی ذات اور اس کی صفات۔ اس کے افعال اور احکام میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اللہ ہر عیب سے پاک ہے۔ نقص کی وہ اس میں ایسی بات سے پاک ہے جس میں نہ کمال ہو نہ نقصان۔

کلمۂ طیّبہ کا دوسرا جزو

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے جس کے معنی ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہ کلمۂ رسالت ہے۔ یہ جزو کلمۂ طیّبہ کا ایسا جز ہے جو کبھی اس سے علیحدہ نہیں۔ جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان نہ ہوگا اللہ کی توحید پر ایمان مقبول نہ ہوگا۔

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عبد اللہ کے بیٹے اور حضرت عبد المطلب کے پوتے ہیں۔

Marfat.com

حضور کا نام نامی محمد ہے ۔ یہ خود آیت کریمہ میں ہے ۔
مُحَمَّدَ حَمَّدَ یُحَمِّدُ سے ہے اس کے معنی وہ ذات مبارک ہے جس کی تعریف نہایت کثرت کے ساتھ بار بار اور متواتر کی جائے ۔ جوں جوں زمانہ گزرتا ہے ۔ آپ کی تعریف زیادہ ہی زیادہ اور آگے ہی آگے بڑھتی جاتی ہے ۔
گویا اسم مبارک محمد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی بھی ہے اور آپکی صفات محمودہ کا آئینہ بھی اور آپ کے آخری نبی اور رسول ہونے کی دلیل ہے ۔ آپ پر نبوت حدِ کمال کو پہنچ گئی ۔ کوئی نقطہ ایسا رہا ہی نہیں جس کی تکمیل باقی ہو ۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ۔ نہ کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت ہے ۔
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں ۔ آپ پیغمبرِ اعظم و آخر ہیں ۔

کلمۂ طیّبہ ایمان اور اسلام کی جڑ ہے

اسی بنا پر ایمان اور اسلام کی عمارت استوار ہوتی ہے ۔ یہی کلمہ مبارک پڑھ کر غیر مسلم مسلمان ہوتا ہے ۔
مسلمان کو اپنا اسلام ظاہر کرنے کے لئے کلمۂ طیّبہ ہی پڑھنا ہوتا ہے ۔

○

کلمۂ شہادت

حضرت براء بن عازب راوی ہیں ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
فرمایا مسلمان سے قَالَ الْمُسْلِمُ

جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے	إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ
وہ گواہی دیتا ہے۔	يَشْهَدُ
تحقیق نہیں کوئی معبود مگر اللہ	أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔	وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
یہی اللہ تعالیٰ کے قول کا مطلب ہے	فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى
کہ اللہ ایمان والوں کو مضبوط کرتا ہے	يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مضبوط بات سے	بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
دُنیا کی زندگی میں	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
اور آخرت میں	وَفِي الْاٰخِرَةِ
	(۱۴ : ۲۷)
	(ابراہیم ۱۴)

کلمۂ شہادت کے دو عناصر ہیں:

۱۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی مختارِ کُل اور حاجت روا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔

۲۔ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ کے تمام احکام آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کے ذریعے بنی نوع انسان کو پہنچے ہیں۔ آپ پر نبوت حدِ کمال کو پہنچ گئی ہے۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں۔ اللہ کریم کی طرف سبیل صرف یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ پاک کو بہترین نمونہ سمجھ کر اس کی صدقِ دل سے پیروی کی جائے۔

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پیروی ہی دنیا اور آخرت میں کامیابی اور

Marfat.com

فلاح کا باعث ہے۔

صلی اللّٰہُ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم

سبق ۶

چھ کلمے

اوّل کلمہ طیّب

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

دوم کلمہ شہادت

آیت کریمہ ۳

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں	وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔	وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

سوم کلمہ تمجید

آیت کریمہ ۴

اللہ پاک ہے۔ اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں	سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں	وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اور اللہ بہت بڑا ہے	وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اور گناہوں سے بچنے کی طاقت	وَلَا حَوْلَ
اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں	وَلَا قُوَّةَ
مگر اللہ کی طرف سے	اِلَّا بِاللّٰهِ
جو بہت بلند عظمت والا ہے	الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

چہارم کلمہ توحید
آیت کریمہ ۵

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وہ یکتا ہے	وَحْدَهٗ
اس کا کوئی شریک نہیں	لَا شَرِيْكَ لَهٗ
اسی کے لئے بادشاہی ہے	لَهُ الْمُلْكُ
اسی کے لئے سب تعریفیں	وَلَهُ الْحَمْدُ
وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے	يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
وہ زندہ ہے	وَهُوَ حَيٌّ
اسے کبھی موت نہیں	لَا يَمُوْتُ اَبَدًا ط
بڑے جلال اور بزرگی والا	ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط
اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے	بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے	وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

Marfat.com

پانچواں کلمہ استغفار

آیت کریمہ ۶

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا رب ہے	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ
ہر گناہ سے	مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ
جو میں نے جان بوجھ کر کیا	اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا
یا بھُول کر	اَوْ خَطَاً
چھپ کر کیا	سِرًّا
یا ظاہر ہو کر	اَوْ عَلَانِيَةً
اور میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں	وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ
ہر اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں	مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ
اور ہر اس گناہ سے	وَ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ
جس کو میں نہیں جانتا	لَا اَعْلَمُ
اے اللہ بے شک تو غیبوں کا جاننے والا ہے	اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
اور عیبوں کو چھپانے والا	وَ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ
اور گناہوں کو بخشنے والا ہے	وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ
اور گناہ سے بچنے کی طاقت	وَلَا حَوْلَ
اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں	وَلَا قُوَّةَ
مگر اللہ کی طرف سے	اِلَّا بِاللّٰهِ

جو بہت بلند اور عظمت والا ہے — الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

آیت کریمہ

اے اللہ — اَللّٰھُمَّ

میں تیری پناہ مانگتا ہوں — اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ

اس سے کہ

کسی شے کو تیرا شریک بناؤں — مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا

اور مجھے اس کا علم ہو — وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ

اور معافی مانگتا ہوں تجھ سے — وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ

اس شرک کی جس کو میں نہیں جانتا۔ میں نے اس سے توبہ کی — تُبْتُ عَنْہُ

اور میں بیزار ہوا کفر سے — وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ

اور شرک سے اور جھوٹ سے — وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ

اور غیبت سے — وَالْغِیْبَۃِ

اور بدعت سے — وَالْبِدْعَۃِ

اور چغلی سے — وَالنَّمِیْمَۃِ

اور بے حیائیوں سے — وَالْفَوَاحِشِ

اور بہتان سے — وَالْبُھْتَانِ

اور کل گناہوں سے — وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا

اور میں اسلام لایا — وَاَسْلَمْتُ

Marfat.com

اور میں کہتا ہوں کہ	وَ اَقُوْلُ
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں	لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

سبق ۷

ایمان کیا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا۔

حدیث مبارک ۱

فرمایئے ایمان کیا ہے	اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ
فرمایا	قَالَ
ایمان لانا	اَنْ تُؤْمِنَ
۱- اللہ پر	بِاللّٰهِ
۲- اور اسکے فرشتوں پر	وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
۳- اور اسکی کتابوں پر	وَكُتُبِهٖ
۴- اور اسکے رسولوں پر	وَرُسُلِهٖ
۵- اور آخری دن پر	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
۶- اور اچھی و بری تقدیر پر	وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

Marfat.com

اوپر بیان کی گئی چھ چیزیں ایمانیات ہیں۔ یہ اسلام کی بنیادی حقیقتیں ہیں۔ اِن سب پر زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے والا صاحبِ ایمان ہے۔ مومن ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

مگر اسلام صرف عقائد کا مجموعہ ہی نہیں۔ بلکہ مکمل ضابطۂ حیات بھی ہے۔

ایمانیات پر صدقِ دل سے ایمان لانے والے کے دل میں نیک اعمال بجا لانے کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔ اسلام کی بنیادی حقیقتوں کو ایمانِ مفصل میں بیان کیا گیا ہے۔ ایمانِ مفصّل ہر مسلمان کو یاد ہونا چاہیئے۔ اور اس کے معانی اور مفہوم اچھی طرح سمجھنے چاہیئے۔

سبق ٨

ایمانیات کی اہمیّت

ایمانیات پر دل و جاں سے ایمان لانے کی بدولت بندہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ دنیا کھیل تماشا ہے۔ یہ دُنیا عارضی ٹھکانہ ہے۔ موت اٹل ہے۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ — تو بہت بلندی والا اللہ سچّا بادشاہ ہے۔

(٢٣ : ١١٦)

اس نے ہمیں بیکار نہیں بنایا

ہمیں یقیناً اسی کی طرف لوٹنا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے

بندہ کا تاریک دل معرفتِ الٰہی سے معمور ہو جاتا ہے۔ وہ بے ساختہ پُکار اُٹھتا ہے :

اے میرے رب بخش دے۔	رَبِّ اغْفِرْ
اور رحم فرما اور تو ہی سب سے بڑھ	وَارْحَمْ وَ اَنْتَ
کر رحم کرنے والا ہے۔	خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○

(۱۱۸ : ۲۳)

ایمانیات کی اہمیت بجا
مگر اسلام صرف عقائد کا مجموعہ نہیں
ایمانیات پر صدقِ دل سے ایمان لانے کی بدولت انسان کے دل میں اعمالِ صالحہ ہی لانے کا جذبہ اُبھرتا ہے۔

سبق ۹

اسلام کیا ہے

عرض کیا گیا	حدیث مبارک ۲
اسلام کیا ہے	اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ
فرمایا	قَالَ
اسلام یہ ہے کہ	اَلْاِسْلَامُ
۱۔ گواہ رہو کہ کوئی معبود نہیں	اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
سوائے اللہ کے	اِلَّا اللّٰهُ
۲۔ اور نماز قائم کرو	وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ
۳۔ زکوٰۃ دو	وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ

Marfat.com

۴- رمضان کے روزے رکھو — وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ

۵- بیت اللہ کا حج کرو — وَتَحُجَّ الْبَیْتَ

اگر پہنچ سکو — اِنِ اسْتَطَعْتَ

اوپر کی پانچوں چیزیں اسلام کے رُکن ہیں۔ ان سب کا ادا کرنا فرض ہے کوئی رکن کسی دوسرے رُکن کا بدل نہیں۔

بلا عذر کسی ایک سے غافل رہنا سب سے غافل رہنے کے مترادف ہے۔

سبق ۱۰

ارکانِ اسلام کی اہمیّت

۱- نماز میں بندہ اپنے رب سے براہِ راست رابطہ قائم کرتا ہے۔ اور تکبیرِ تحریمہ کہہ کر اپنی ہر چیز کو اللہ کی رضا کے تابع کر دیتا ہے۔ مخلوق کے زُمرے سے نکل کر خالقِ کائنات کی مشیّت کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔ گویا مقامِ احسان پر فائز ہوتا ہے۔ وہ عالمِ محویت میں اللہ کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ نہ بھی ہو تو اللہ تو اُسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

۲- زکوٰۃ معاشی توازن کا موجب ہے تنگ دستوں کی حاجت روائی اور ملّتِ اسلامیہ کے مالی استحکام کا ذریعہ ہے۔

ارشادِ نبوی ہے۔ کہ زکوٰۃ فرضی صدقہ ہے۔

مال داروں سے لیا جائے گا — تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَاءِهِمْ

26389

ضرورت مندوں کی | تُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِہِم
دیا جائے گا | (صحیحین)

۳- روزہ کی روح یہ ہے کہ بندہ نیک بن جائے۔

ارشادِ نبوی ہے کہ رمضان
صبر کا مہینہ ہے | شَهْرُ الصَّبْرِ
اور صبر کا ثواب جنّت ہے | وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ
اور ہمدردی کا مہینہ ہے | وَشَهْرُ الْمُوَاسَاتِ
(مشکوٰۃ شریف)

ارشاد ہے:
جس نے ایمان اور احتساب | مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا
سے رمضان کے روزے رکھے | وَاِحْتِسَابًا
اللہ اس کے گناہ معاف کر دے | غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ
گا جو پہلے ہو چکے | مِنْ ذَنْبِهٖ
(صحیحین)

یاد رکھیے ارشادِ نبوی ہے
جس نے جھوٹ بات کہنا | مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ
اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا | وَالْعَمَلَ بِهٖ
اللہ کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ | فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ
وہ بھوکا رہتا ہے | فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ
اور پیاسا رہتا ہے | وَشَرَابَهٗ
(صحیح بخاری)

Marfat.com

۴۔ حج ملی اتحاد کی علامت ہے۔ عالمِ اسلام کے کونے کونے سے فرزندانِ توحید بیت اللہ کے طواف کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

جس کی شان یہ ہے کہ

یاد رکھو اس گھر کو ہم نے بنایا	اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ
لوگوں کے لئے جمع ہونے	مَثَابَةً لِّلنَّاسِ
اور امان پانے کی جگہ	وَاَمْنًا ط

(۱۲۵ : ۲)

جہاد کے بعد حج بہترین عمل ہے۔

سبق ۱۱

ایمان مفصّل

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر	اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ
اور اس کی کتابوں پر اور رسولوں پر	وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ
اور قیامت کے دن پر	وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
اور اچھی اور بری تقدیروں پر	وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ
کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے	وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی
اور مرنے کے بعد بھی اٹھنے پر	وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

سبق ۱۲

ایمان مجمل

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ	اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ
وہ اپنے ناموں	بِاَسْمَآئِہٖ
اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے	وَصِفَاتِہٖ
اور میں نے اس کے سارے حکموں کو قبول کیا	وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ
زبان سے اقرار کیا ہے	اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ
دل سے یقین ہے	وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ؕ

مقبول عبادت کے لئے کامل توجّہ شرط ہے

بے خیالی میں دیکھا دیکھی سے کام کرنا پوری طرح مفید نہیں۔ ثواب اُس نیک عمل کا ہے جو خالص نیّت اور حضورِ قلب سے ادا کیا جائے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

آدمی نماز۔ روزہ۔ حج۔ عمرہ　　اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکُوْنُ

Marfat.com

اور سارے نیک کام کرتا ہے۔ — مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا

اور نہیں بدلہ دیا جائے گا قیامت کے دن — وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مگر اس کے عمل کے مطابق — اِلَّا بِقَدْرِ عَمَلِهٖ

(مشکوٰۃ شریف)

سبق ۱۳

حکم اذان

نماز سے پہلے اذان کہی جاتی ہے۔

قرآنِ کریم میں ہے:

اور جب تم نماز کے لئے اذان دو — وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

(۵۸:۵)

سبق ۱۴

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

سبق ۱۵

صرف فجر کی اذان میں

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط
حیّ علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ کہے

سبق ۱۶

اذان کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ اے اللہ رب اس پوری دعا کے

Marfat.com

اور قائم ہونے والی نماز کے	التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ
(حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ
وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجات	وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ
عطا فرما	الرَّفِيْعَةَ
اور انہیں مقام محمود میں کھڑا	وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا
کر جس کا ان سے وعدہ کیا ہے	نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ
اور ہمیں ان کی شفاعت سے بہرہ مند کر	وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ
قیامت کے دن	يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا	اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

سبق ۱۷

اقامت

اقامت اذان کے بعد جماعت کھڑی ہونے کے وقت کہی جاتی ہے۔

اقامت کے الفاظ اذان کی طرح ہیں۔ فرق حسب ذیل ہے۔
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کہے۔
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے معنی ہیں تحقیق (نماز کی) جماعت کھڑی ہو گئی۔

سبق ۱۸

پوری اقامت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

سبق ۱۹

اقامت کے احکام

۱- اذان کے مقابلہ میں آواز پست رکھے۔

۲- کلمات جلد جلد کہے۔

۳- انگلیاں کانوں میں نہ دے۔

۴- قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا کہے۔

Marfat.com

۵ - کھلے ہاتھوں تکبیر کہے -
۶ - نوافل کے لئے تکبیر کی ضرورت نہیں -

سبق ۲۰

اَلصَّلٰوۃُ

نماز فارسی لفظ ہے - قرآنِ کریم میں نماز کو اَلصَّلٰوۃُ کہا گیا ہے -
اَلصَّلٰوۃُ کے معنی ہیں :

۱ - دُعا
۲ - تحسین - تبریک اور تعظیم

اَلصَّلٰوۃُ اسلام کی مخصوص عبادت ہے اس کی اصل بھی دعا ہے نیز نماز میں نہایت مختصر مگر جامع الفاظ ہیں - اللہ کریم کی حمد بیان کی گئی ہے جو تحسین - تبریک اور تعظیم کا بہترین انداز ہے اسی لئے اسے اَلصَّلٰوۃُ کہا جاتا ہے -

یہ بھی ہے کہ لفظ اَلصَّلٰوۃُ صِلَاءٌ سے ہے -
صَلَّی الرَّجُلُ کے معنی ہیں اُس شخص نے اپنے آپ کو اس عبادت کے ذریعے صَلَاءٌ یعنی دوزخ کی آگ سے بچا لیا -

حدیث پاک میں ہے : اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ یَمْحُوْاللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا
پانچ وقت کی نماز کے ذریعے اللہ گناہ مٹا دیتا ہے - (صحیحین)

نماز کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے ایمان اور کفر کے مابین حدِّ فاصل

قرار دیا گیا ہے۔

مسلم شریف میں ہے

مومن اور کافر کے مابین	بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الْکُفْرِ
فرق صرف ترکِ صلوٰۃ ہے	تَرْکُ الصَّلٰوۃِ

جو نماز پڑھتا ہے وہ اپنے عمل سے ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اللہ پر ایمان ہے وہ کافر نہیں۔

سبق ۲۱

نماز بہترین عبادت ہے

اللہ کریم کی عبادت کا سب سے عمدہ طریقہ نماز ہے۔ حرص و ہوا کے سب رشتے توڑ کر بندہ پاک لباس میں پاک مقام پر پاک من اور پاک تن کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہہ کر اللہ کریم کے حضور حاضر ہوتا ہے۔

اِس وقت وہ مقامِ احسان پر فائز ہوتا ہے۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ

احسان کیا ہے؟	مَا الْاِحْسَانُ
فرمایا: اللہ کی عبادت ایسے کرنا کہ	قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ
تم گویا اللہ کو دیکھ رہے ہو	کَاَنَّکَ تَرَاہُ
اگر تم نہیں دیکھ سکتے	فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ

وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے   فَاِنَّهٗ يَرَاكَ

(مشکوٰۃ شریف)

اِس وجدانی کیفیّت کا اندازہ لگائیے - یہ سعادت نمازی کو دن کے کم ازکم پانچ نہایت اچھے وقتوں میں حاصل ہوتی ہے -

نمازی دست بستہ قیام کرتا ہے -

دل - زبان اور تمام اعضاءِ بدن سے اللہ کریم کی ثناء اور حمد بجا لاتا ہے -

پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جُھکتا ہے اور اس کی تعظیم بجا لاتا ہے -
رکوع سے اس یقین کے ساتھ سر اُٹھاتا ہے کہ اللہ کریم نے ثناء اور حمد سُن لی ہے -

پھر وہ انتہائی عقیدت کے جذبہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتا ہے - یہ عجز اور بندگی کی انتہا ہے -
انسان - فرشتہ - شجر - حجر - چرند - پرند ہر مخلوق سے جو بھی عبادت ہو سکتی ہے ، نماز اس کا بہترین مختصر مجموعہ ہے -

---

سبق ۲۲

نماز کی فضیلت اور اہمیّت

نماز فرضِ عین ہے - کسی حالت میں معاف نہیں -
حضرت معاذ بن جبل راوی ہیں کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

نے فرمایا :

نیک عمل کی جڑ اسلام ہے	رَأْسُ الْعَمَلِ الْاِسْلَامُ
اس کا ستون نماز ہے	وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ
اس کی چوٹی کی بلندی جہاد ہے	وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ

سبق ۲۳

نماز کے فرائض

نماز کے فرائض تیرہ (۱۳) ہیں -
چھ نماز سے پہلے - یہ شرائط نماز ہیں -
سات نماز کے دوران - یہ ارکانِ نماز ہیں -

۱- شرائط نماز

۱- طہارت : نمازی کا بدن اور لباس پاک ہوں -
۲- پاک جائے نماز
۳- ستر : (عورت) بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے چھپا ہوا ہو -
مرد کے لئے ناف سے گھٹنوں تک -
عورت کے لئے ہاتھ - پاؤں اور چہرہ کے علاوہ سارا بدن -
۴- استقبالِ قبلہ : منہ اور سینہ کا قبلہ رُو ہونا -
۵- وقت : نماز وقت پر پڑھنا -

Marfat.com

۶- نیّت : دل سے نماز ادا کرنے کا پکّا ارادہ کرنا زبان سے کہنا مستحب ہے۔
نماز شروع کرنے سے پہلے ان شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نماز نہ ہوگی۔

ب - ارکانِ نماز

۱- تکبیر تحریمہ : اللہ اکبر کہنا۔
۲- قیام : سیدھا کھڑا ہونا کہ ہاتھ چھوڑے جائیں تو گھٹنوں پر نہ پہنچیں۔ اگر گھٹنوں پر پہنچ گئے تو قیام ادا نہ ہوگا۔
۳- قرأت : کم از کم ایک آیت پڑھنا۔
۴- رکوع : اس قدر جھکنا کہ دونوں ہاتھ پھیلا دے تو زانو پکڑ لے ورنہ رکوع نہ ہوگا۔ بیٹھ کر رکوع کرنے میں پیشانی زانو کے برابر ہو۔
۵- سجدہ : ناک اور پیشانی دونو زمین پر رکھے۔ پاؤں کی انگلیوں میں سے ایک انگلی کا ٹکا رہنا بھی شرط سجدہ ہے۔ ایک انگلی بھی نہ ٹکی رہی اور دونوں پاؤں سجدہ میں اٹھ جائیں گے تو سجدہ نہ ہوگا۔
۶- قعدہ اخیر : یعنی بمقدار تشہد اخیر نماز میں بیٹھنا۔
۷- اپنے کسی فعل کے ساتھ نماز سے خارج ہونا۔ دونوں طرف سلام پھیرنا۔ ان شرائط اور ارکان میں سے ایک بھی رہ جائے تو نماز نہ ہوگی۔

سبق ۲۴

۱۔ نماز کے واجبات

نماز کے واجبات حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ تکبیرِ تحریمہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا۔

۲۔ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں ایک بار پوری سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۳۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر۔ سُنّت اور نفل کی ہر رکعت میں چھوٹی سورۃ یا تین آیات یا ایک آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھنا۔

۴۔ قومہ یعنی رکوع کے بعد فوراً سیدھا کھڑا ہونا۔

۵۔ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا اور ایک تسبیح کی قدر ٹھہرنا۔

۶۔ قعدہ اولیٰ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھنا۔

۷۔ دونوں قعدوں میں تشہّد پڑھنا۔

۸۔ قعدہ اولیٰ میں تشہّد پر کچھ نہ پڑھنا۔

۹۔ امام جب قرأت کرے بلند آواز سے یا آہستہ تو اُس وقت مقتدی کا چُپ رہنا۔

۱۔ سوائے قرأت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔

۱۔ ترتیب قائم رکھنا۔

Marfat.com

۱۲ - تمام ارکان سکون اور اطمینان سے ادا کرنا۔
۱۳ - امام کو فجر - مغرب - عشاء - جمعہ - عیدین - تراویح اور رمضان کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا۔
۱۴ - ظہر اور عصر میں آہستہ قرأت کرنا۔
۱۵ - عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں زائد کہنا۔
۱۶ - وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔
۱۷ - لفظِ سلام سے نماز ختم کرنا۔

(ب) فرض اور واجب میں فرق

فرائض - واجبات سے زیادہ اہم ہیں۔
فرائض میں سے ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی - اگرچہ سجدہ سہو کیا جائے۔
واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ سجدہ سہو نہ کرنے اور قصداً ترک کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

سبق ۲۵

مفسداتِ نماز

مفسداتِ نماز وہ حرکات ہیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ حدیث

Marfat.com

پاک میں ہے نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں مگر تسبیح، تکبیر و قرأتِ قرآن۔ (مسلم)

مفسداتِ نماز اقوال بھی ہو سکتے ہیں اور افعال بھی۔

نماز بندہ کی اپنے خالق کے حضور حاضری ہے اس لئے نماز کے دوران اُسے مخلوق کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہیئے۔

(۱) اقوال

۱۔ کسی سے کلام نہ کرنا چاہیئے۔

۲۔ کسی کو سلام نہ کرنا چاہیئے۔

۳۔ کسی کے سلام کا جواب نہ دینا چاہیئے۔

۴۔ کسی کی چھینک کو خیال میں نہ لائے۔ نہ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے۔

۵۔ کسی خوش خبری کی طرف دھیان نہ کرے۔ نہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔

۶۔ کسی خوشنما شے کی طرف توجہ نہ کرے۔ نہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے۔

۷۔ کسی بُری خبر کا اثر قبول نہ کرے۔ نہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہے۔

۸۔ قرآنِ پاک کے الفاظ سے نہ کسی کو خطاب کرے نہ جواب دے۔

۹۔ باہر سے اللہ عزّ و جلّ کا اسمِ مبارک سُن کر بھی جَلَّ جَلَالُهٗ نہ کہے۔

۱۰۔ باہر سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پاک سن کر بھی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ کہے۔

۱۱۔ امام کی قرأت سُن کر صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهٗ کہنے کا تکلف نہ کرے۔

۱۲۔ اذان کے جملوں کا جواب نہ دے۔

۱۳- شیطان لعین کا نام سُن کر لعنت میں مشغول نہ ہو۔

(ب) افعال

۱۴- نہ چاند دیکھے تو رَبِّیْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ کہے۔

۱۵- نماز کے مختصر وقت میں نہ مریضوں کو خاطر میں لائے نہ دم جھاڑے کی طرف مائل ہو۔

۱۶- کسی آیت کو مصرع کی حیثیت دے کر راگ اور سُر کی کیفیت میں نہ پڑھا جائے۔

۱۷- درد اور مرض سے متاثر ہو کر آہ۔ اوہ۔ اُف ایسے کلمات زبان پر نہ لائے۔

۱۸- قرآنِ پاک کو کتابی شکل میں سامنے رکھ کر تلاوت نہ کرے۔

۱۹- صرف توراۃ وانجیل وغیرہ کتب کی تلاوت نہ کرے۔

۲۰- صرف اپنے امام کی اقتدا کرے اور ضرورت پڑے تو لقمہ دے۔ باہر کے کسی امام کی طرف توجّہ نہ کرے نہ اُسے لقمہ دے۔

۲۱- نماز میں منصوص اور مسنون دعائیں پڑھے۔ کسی ایسی چیز کی دعا نہ کرے جس کا سوال بندوں سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً اے اللہ میرا کراچی سے لاہور تبادلہ کر دیجئے۔ مجھے انگریزی کے پرچے میں میرے دوست باقر سے زیادہ نمبر دے دیجئے وغیرہ وغیرہ۔

۲۲- اذکار کے الفاظ پڑھنے میں ایسی غلطی نہ کرے جس سے معنی بگڑ جائیں مثلاً اَلحمدُ شریف میں اَنْعَمْتَ ہے۔ ت پر زبر ہے۔ ت پر پیش پڑھے تو معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ نوبت کفر تک پہنچ جاتی ہے۔

اَنْعَمْتَ کے معنی ہیں جن پر تو نے انعام فرمایا۔

Marfat.com

اَنْعَمْتُ کے معنی ہو جائیں گے جنہوں نے تجھ پہ انعام کیا - ایسا کہنا کُفر ہے -

قرآنِ پاک میں سترہ مقام ہیں جہاں زیر - زبر - پیش کے غلط پڑھ جانے سے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں - ہر مسلمان کو اس سے باخبر رہنا چاہیئے -

(ج) اعمال

عمل کثیر سے جو نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لئے) نماز فاسد ہو جاتی ہے - عمل کثیر وہ کام ہے دور سے دیکھ کر گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں ہے -

کُرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا تو نماز جاتی رہی -

عمل قلیل ایک رُکن میں تین بار ہو تو نماز ٹوٹ جائے گی - عمل قلیل وہ ہے کہ دور سے دیکھنے والے کو شبہ اور شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں -

ایک رُکن میں تین بار کھجلانے سے نماز جاتی رہے گی -

نماز کے اندر کھانے پینے سے خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ نماز ٹوٹ جاتی ہے -

سینے کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے -

Marfat.com

سبق ۲۶

تکبیرِ تحریمہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تکبیرِ تحریمہ کی اہمیّت

تحریم حَرَام سے ہے۔ حرام کے معنی ہیں کنارہ کش ہو جانا تکبیرِ تحریمہ کہتے ہی بندہ صرف اور صرف اللہ کا ہو جاتا ہے۔ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے کٹ کر وہ خضوع اور خشوع کے ساتھ بلاواسطہ اللہ کے حضور حاضر ہو جاتا ہے۔

خُشُوْعُ کے معنی خَرَامَۃُ خَرَامَۃً یعنی عاجزی کرنے اور جھک جانے کے ہیں۔ خشوع کا لفظ اعضا اور خضوع کا لفظ دل کی عاجزی پر بولا جاتا ہے۔ تکبیرِ تحریمہ کے بعد بندہ دلی اور عملی طور پر اللہ کریم کے حضور عاجزی اور انکساری کے ساتھ جھک جاتا ہے۔ دل میں فروتنی ہوتی ہے تو اس کا اثر اعضائے بدن پر ظاہر ہو جاتا ہے۔

خُضُوْعُ سے مراد بھی جھکنا اور عاجزی ظاہر کرنا ہے۔

تکبیرِ تحریمہ کے بعد بندہ مقامِ احسان پر فائز ہو جاتا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔

احسان کیا ہے — مَاالْاِحْسَانُ

فرمایا — قَالَ

اللہ کی عبادت ایسے کرنا — اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ

کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو — کَاَنَّکَ تَرَاہُ

عالمِ محویت اس نوعیت کا ہو کہ سب حجاب اُٹھ جائیں گویا بندہ اللہ کو دیکھ رہا ہے۔

اگر تم دیکھ نہیں سکتے ہو — فَاِنْ لَّمْ تَرَاہُ

تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے — فَاِنَّہٗ یَرَاکَ

(صحیحین)

سبق ۲۷

ثنا

اے اللہ میں تمہیں تیری پاکی — سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ

اور تعریف کے ساتھ یاد کرتا ہوں — وَبِحَمْدِکَ

تیرا نام بابرکت ہے — وَتَبَارَکَ اسْمُکَ

اور تیری شان بلند ہے — وَتَعَالٰی جَدُّکَ

اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں — وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ؕ

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ

Marfat.com

سبق ۲۸

نماز کی برکات

نماز انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح کی عبادتوں کا وہ قولی یا فعلی، بدنی ہوں یا مالی مکمل خلاصہ ہے۔ بندہ یہ پڑھتا ہُوا نیند سے بیدار ہوتا ہے۔

ہم نے اور ساری کائنات نے	اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ
اللہ کے لئے صبح کی	لِلّٰہِ

وہ نیند اور غفلت کو خیر باد کہتا ہوا دُعا مانگتا ہے۔

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں	اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ
کسل مندی اور کاہلی سے	مِنَ الْکَسْلِ وَالْھَرَمِ

وہ گھر سے نکلتا ہے یہ کہتا ہُوا۔

اللہ کے نام سے میں نے اللہ پر بھروسا کیا	بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ

بڑے وقار والی چال سے جہل قدمی کرتا ہُوا مسجد پہنچتا ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت اس کے جذبات یہ ہوتے ہیں۔

میں اللہ عظیم سے	اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اور اسکی ذاتِ کریم	وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ
اور اس کی سلطنت قدیم	وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ
کی پناہ مانگتا ہوں شیطان	مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
مردود سے	
اس کے نزدیک کی مسجد	

Marfat.com

محبوب ترین جگہ ہے   اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا
(مسلم شریف)

وہ مسجد کے اندر اس تمنا کے ساتھ داخل ہوتا ہے کہ

اے اللہ مجھ پر رحمت کے   اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ
دروازے کھول دے   رَحْمَتِكَ

فراغت۔ طہارت۔ غسل۔ مسواک۔ وضو گھر سے نہیں کر کے آیا تو مسجد کے ایک طرف ان کا خاطر خواہ انتظام ہے۔

ان شرطوں کے بجالانے سے منہ معطّر۔ بدن صاف اور روح خوش۔ طبیعت تروتازہ ہو جاتی ہے اور وہ اللہ کی عبادت کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر عاجز بندہ

نہایت مہربان اللہ کے حضور   اٰتِى الرَّحْمٰنِ عَبْدًا
دست بستہ پیش ہو جاتا ہے   (مریم ۱۹ : ۹۳)

یہ حضوری کسی وسیلہ اور واسطہ کے بغیر ہے۔ جگہ پاک۔ لباس پاک۔ تن پاک۔ من پاک۔ منتظر ہے کہ

مجھے پکارو۔ میں جواب دونگا   اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

بندہ دست بستہ کھڑا ہے۔ سرِ تسلیم خم ہے رُو بقبلہ ہے۔ مقصود صرف اللہ کی ذات ہے۔

وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔

امیر، غریب، آقا، غلام، چھوٹے بڑے سب ایک صف میں دوش بدوش کھڑے ہیں۔ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک تمام ملّتِ اسلامیہ کے صالحین بارگاہِ قدس میں قیام۔ رکوع و سجود میں شریک ہیں۔

Marfat.com

اللہ کریم کے حضور تحیات ۔ صلوٰۃ اور طیبات کے نذرانے پیش کر رہے ہیں ۔ سلام ۔ رحمت اور برکات کے انعام پا رہے ہیں ۔
شکر گزار بندہ صلوٰۃ پنج گانہ ادا کرنے کے بعد میٹھی نیند سوتا ہے ۔
یہ پڑھتا ہوا :

ہم نے اور ساری کائنات نے اللہ کی اطاعت کے لئے شام کی	اَمۡسَيۡنَا وَ مُسۡىَ الۡمُلۡكُ لِلّٰهِ

ارشادِ نبوی ہے :

حق یہ ہے کہ نمازی نماز میں اپنے رب سے باتیں کرتا ہے	اِنَّ الۡمُصَلِّيۡ يُنَاجِيۡ رَبَّهٗ
چاہیئے کہ وہ دیکھے کہ میری گفتگو کس بارہ میں ہے	فَلۡيَنۡظُرۡ مَا يُنَاجِيۡهِ بِهٖ
اور تم سے کوئی نمازی کے بلند آواز سے قرآن بھی نہ پڑھے	فَلَا تَجۡهَرۡ بَعۡضُكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ بِالۡقُرۡاٰنِ

(مسند امام احمد)

اسلامی عبادات میں صرف الصّلوٰۃ کی مادی اور روحانی برکات کو ذہن میں لائیے ۔
کیا الصّلوٰۃ میں یک سوئی نہیں ؟ ذکر اور فکر نہیں ؟ دھیان اور عرفان نہیں ؟ سکون اور اطمینان نہیں ؟ خضوع اور خشوع نہیں ؟ بدن اور روح کی تر و تازگی نہیں ؟ شرائیں اور غدر کے تناؤ سے فراغت نہیں ؟ پاکیزگی اور طہارت ؟ اصلاحِ نفس نہیں ؟ ملّی اور اجتماعی احساس کا احیاء نہیں ؟ طاعتِ امیر (امام) نہیں ؟ نظم و ضبط نہیں ؟

Marfat.com

صرف الصّلوٰۃ میں یہ سب برکات ہیں اور بدرجہ اتم ہیں

اس لیئے

اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ہے

اور

خرابی ہے ان نمازوں کیلئے جو	فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ
اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں	هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ
	سَاهُوْنَ ۝ (۱۰۷: ۴-۵)
اے میرے رب مجھے نماز کا	رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ
قائم کرنے والا رکھ	الصَّلٰوۃِ
اور کچھ میری اولاد کو	وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ
اے ہمارے رب میری دُعا	رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ
سُن لے	
اے ہمارے رب مجھے بخش	رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ
دے اور میرے ماں باپ کو	
اور سب مسلمانوں کو جس دن	وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ
حساب قائم ہوگا	الْحِسَابُ ۝

(۱۴: ۴۰، ۴۱)

سبق ۲۹

نماز بے حیائیوں کا سدِّ باب ہے

نماز کی دوسری برکت یہ ہے کہ بے حیائیوں اور ناشائستہ حرکات کا سدِّ باب ہو جاتا ہے۔

قرآن پاک میں ہے

بے شک نماز بے حیائی	اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ
اور ناشائستہ کاموں سے	الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط
روکتی ہے	(عنکبوت ۲۹-۴۵)

اللہ کریم کے بار بار ذکر کی تاثیر یہ ہوتی ہے نمازی کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ کفر اور جہالت کی تاریکیوں کی بجائے وہ نور وعرفان کی روشنیوں سے منوّر ہو جاتا ہے۔ نماز باجماعت سے ایسا نیک اور پاک معاشرہ جنم لیتا ہے کہ سارا ماحول اللہ کے رنگ سے رنگا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالےٰ ہے:

اللہ کا رنگ ہے	صِبْغَۃَ اللّٰہِ ج
اور اللہ سے بہتر کون	وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ
رنگ دینے والا ہے	صِبْغَۃً ج

(البقر ۲-۱۳۸)

Marfat.com

سبق ۳۰

نماز گناہ سے بچاتی ہے

عام نمازی کا بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالٰی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور اُسے عین دیکھ رہا ہے۔ جو شخص احسان کے اس بلند مقام پر فائز ہوتا ہے وہ اللہ کا ہو رہتا ہے۔ ابلیس کے فریب میں نہیں آتا۔

قرآن شاہد ہے کہ

مومنوں پر ابلیس کا کچھ زور نہیں چلتا	اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(۱۶ - ۹۹)

ایسا شخص گناہ کی طرف کیسے مائل ہو سکتا ہے؟ نمازی تو بار بار عملی طور پر اللہ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔

اس کا یہی عمل گناہ سے کنارہ کشی کا باعث ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو	اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ
اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو	يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا

Marfat.com

کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل رہ جائے گا	هَلْ يُبْقِىٰ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ
عرض کیا گیا کچھ میل باقی نہ رہے گا	لَا يُبْقِىٰ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ
فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے	كَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ
اللہ کریم ان کے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے	يَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا
	(متفق علیہ) صحیحین

سبق ۳۱

نماز نہ پڑھنے کا گناہ

حدیث پاک میں ہے:

ہمارے اور منافقوں کے مابین	اَلْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَ
جو حد ہے وہ نماز ہے۔ جس	بَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ
نے نماز کو چھوڑا اس نے کفر کیا	تَرَكَهَا كَفَرَ

(جامع ترمذی)

نماز نہ پڑھنا تو گناہ کبیرہ ہے ہی نماز میں سستی کرنے اور ریاکاری سے کام لینے کا بھی سخت عذاب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے	فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ
جو اپنی نماز سے بھولے	هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ
بیٹھے ہیں۔	سَاهُوْنَ ۙ

بہارِ شریعت حصہ سوم میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر یہ دی ہے۔
" خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ وقت گذار کر پڑھنے اُٹھتے ہیں۔ جہنّم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنّم بھی پناہ مانگتا ہے۔ اس کا نام ویل ہے۔ قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں۔"

Marfat.com

سبق ۳۲

اَلصَّلوٰۃ (نماز) سے متعلق آیات

فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ

اور قرآن کی آیات بیّنات

ھُدًی وَّ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ (۳:۱۳۱)

ایسی ہدایت کہ جو اُن پر عمل کرے

نہ (دُنیا میں) بھٹکے لَا یَضِلُّ

(نہ آخرت میں) بدبخت ہو وَلَا یَشْقٰی

(۲۰ : ۱۲۳)

Marfat.com

سبق ۳۳

سورۂ فاتحہ

اللہ کے لئے سب تعریف	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
جو سارے جہان کا رب ہے	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
نہایت مہربان۔ نہایت رحمت والا	الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قیامت کے دن کا مالک	مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ
ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں	اِیَّاکَ نَعْبُدُ
اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں	وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
ہمیں سیدھا راستہ پر چلا	اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
ان کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا	صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
نہ ان کا راستہ جو غضب میں آئے (اپنے برے اعمال کی وجہ سے)	غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ
اور نہ گمراہوں کا	وَلَا الضَّآلِّیْنَ
اور اسی سے مدد چاہیں	وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

(چنانچہ بندہ دعا کرتا ہے)

اے اللہ مجھے سیدھے راستے پر چلا	اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

(جو اصلاح، فلاح، ترقی اور بہبود کا سیدھا اور آسان راستہ ہے)

Marfat.com

آخری دو آیتوں میں صِرَاطِ مُسْتَقِيْمُ کا تعارف ہے۔
یہ اللہ کے اُن بندوں کا راستہ ہے۔
جن پر تو نے احسان کیا   أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
(ان کے جذبۂ ایمان۔ ایثار اور قربانی کی وجہ سے وہ ہیں انبیاء۔
صدیقین۔ شہداء اور صالحین)
صراطِ مستقیم ان لوگوں کا راستہ نہیں
جن پر ان کے بُرے اعمال کی وجہ سے
غضب کیا گیا
نہ ان کا جو بھٹکے ہوئے ہیں   مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
(راہِ حق اختیار نہیں کرتے)   وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝
سورۂ فاتحہ کی اہمیّت کے پیشِ نظر اس کا ہر قیام میں پڑھنا ضروری ہے۔

سبق ۳۴

سُوْرَۃُ الفَاتِحَہ کی اہمیّت

سورۂ فاتحہ کی مختصر مگر جامع آیات میں معجزانہ طور پر وہ سب کچھ سمو دیا گیا ہے جو الصّلوٰۃ میں ہونا چاہیئے۔
پہلی تین آیات میں اللہ کریم کی تین خاص مگر آسانی سے سمجھ میں آ جانے والی صفات کا بیان ہے
اللہ کل جہان والوں کا ربّ ہے   رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ہے

Marfat.com

بہت مہربان رحمت والا ہے — اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ ہے

روزِ جزا کا مالک ہے — مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ہے

اِن صفات پر غور کرنے سے بندے کو اللہ کریم کا صحیح تصوّر ہو جاتا ہے اس کے دل میں اپنے خالق اور رازق کے بارہ میں صحیح طرزِ عمل اختیار کرنے کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔

اس کا پختہ ایمان ہے کہ وہ

اللہ ہی کی عبادت کرتا ہے — اِیَّاكَ نَعْبُدُ

سبق ۳۵

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص

۱۱۲:

کہہ دیجئے	قُلْ
اللہ ہے۔ وہ ایک ہے	هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱
اللہ بے نیاز ہے	اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲
نہ اس کی کوئی اولاد ہے	لَمْ یَلِدْ ۵ لا
نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے	وَلَمْ یُوْلَدْ ۝۳
اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے	وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

لوگ اکثر سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھتے ہیں۔ ہر رکعت میں ...ی ہوتا رہتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ سورۃ اخلاص کی بڑی فضیلت ہے۔ اس میں توحید کا مکمل بیان ہے۔

تاہم چاہیئے کہ بہت سی آیات زبانی یاد ہوں اور ان کے معانی اور مطالب پر بھی عبور ہو۔ فاتحہ کے بعد باری باری ان آیات کی تلاوت کی جائے اور ان کے معانی زیرِ غور رہیں۔

آپ کی سہولت کے لئے آئندہ صفحات میں چھوٹی بڑی آیات کے ۱۷ سیٹ دئے گئے ہیں۔ انہیں براہِ مہربانی یاد کریں۔ ان کے مطالب بھی اختصار کے ساتھ دئے گئے ہیں۔ اُن پر غور و فکر کریں اور سورۂ فاتحہ کے بعد باری باری انہیں پڑھا کریں۔

سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بڑی آیت مثلاً آیت الکرسی یا تین چھوٹی آیات کا پڑھنا ضروری ہے۔

سبق ۳۶

سورۃ البقرہ (۲) کی ۲۵۵ ویں آیت کریمہ

۱۔ ایک بڑی آیت

اللہ وہ ہے کہ	اَللّٰہُ
اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں	لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج
زندہ ہے۔ کائنات کو قائم رکھنے والا ہے۔	اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۵ ج

Marfat.com

نہ اُسے اونگھ آتی ہے۔ نہ نیند	لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط
اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے	لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط
کون ہے جو اس کی جناب میں سفارش پیش کرے	مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ
اس کے اذن کے بغیر	اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط
وہ سب جانتا ہے جو کچھ لوگوں کو پیش آرہا ہے	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
اور جو کچھ اُن کے بعد ہونے والا ہے۔ (ماقبل اور مابعد، امور دنیا و آخرت)	وَمَا خَلْفَهُمْ ج
اور لوگ اس کے علم میں سے نہیں پاتے	وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ
مگر جتنا وہ چاہے	اِلَّا بِمَا شَآءَ ج
اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین	وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج
اور اسے نہیں تھکاتی ان کی حفاظت	وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا
اور وہ عالی شان عظمت والا ہے	وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ (۲۵۵ : ۲)

Marfat.com

سبق ۳۷

سورۃ آل عمران (۳) کی ۲۶ ویں آیت کریمہ

۳ - ایک بڑی آیت

یوں عرض کیا اے اللہ	قُلِ اللّٰهُمَّ
ملک کے مالک	مٰلِكَ الْمُلْكِ
تو سلطنت دے	تُؤْتِي الْمُلْكَ
جسے چاہے	مَنْ تَشَآءُ
اور سلطنت چھین لے	وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
جس سے چاہے	مِمَّنْ تَشَآءُ ز
اور جسے چاہے عزت دے	وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ
اور جسے چاہے ذلت دے	وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط
ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے	بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط
بے شک تو جو چاہے کر سکتا	اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
ہے۔	قَدِيْرٌ ○

(آل عمران ۳ : ۲۶)

Marfat.com

سبق ۳۸

سورۃ الحجرات (۴۹) ۱۲ ویں آیت کریمہ

۳ - ایک آیت

اے ایمان والو بہت گمان کرنے	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا
سے بچو	كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ ز
بعض گمان گناہ ہیں	إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ
ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہا کرو	وَّلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب
نہ کوئی کسی کی غیبت کرے	بَّعْضُكُم بَعْضًا ط
کیا تم میں سے کوئی پسند کریگا	أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ
کہ کھائے۔	أَن يَأْكُلَ
اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت	لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا
اس سے تم ضرور نفرت کروگے	فَكَرِهْتُمُوهُ ط
اللہ سے ڈرتے رہو	وَاتَّقُوا اللَّهَ ط
بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا	إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۝
مہربان ہے	(الحجرات ۴۹ : ۱۲)

کسی بھائی کی غیر حاضری میں اسے بُرا بھلا کہنا ایسا ہے جیسے مردہ بھائی گوشت کھانا۔ جو بھائی حاضر نہیں وہ نہ جواب دے سکتا ہے۔ نہ کچھ کہہ سکتا ہے۔ گویا مردے کی طرح آپ کے رحم و کرم پر ہے۔ جس طرح چاہیں اُسے وستے رہیں۔ اُسے کوسنا اس کے گوشت کو نوچنے کے برابر ہے۔

Marfat.com

اسلام سلامتی ؟ امن اور صلح کا دین ہے ۔ غیبت سے پُرامن
خراب ہو جاتا ہے ۔ نفرت اور حقارت کے جذبات فروغ پاتے ہیں ۔
سارا معاشرہ فتنہ اور فساد کا شکار ہو جاتا ہے ۔ اس لئے غیبت کی اس شد
سے مذمت کی گئی ہے ۔

سبق ۳۹

تقویٰ

نفس کو ہر اُس چیز سے بچانے کا نام تقویٰ ہے جو گناہ کا موجب ہ
تقویٰ میں درجۂ کمال حاصل کرنے کے لئے بعض حلال چیزوں کو بھی تر
کرنا پڑتا ہے ۔ یہ ورع ہے ۔

ارشادِ نبوی ہے حلال واضح ہے ۔ حرام بھی واضح ہے جو شخص چرا
کے اِرد گرد چرائے گا ہو سکتا ہے کہ وہ اس میں داخل بھی ہو جائے ۔
مطلب یہ ہے کہ حرام تو حرام شک والی چیزوں کو بھی چھوڑ دیا جائے
حرام کے پاس تک نہ بھٹکنے پائے ۔

تقوے کا درجہ بہت بلند ہے

ارشاد ہے :

جو اللہ سے ڈرے گا	فَمَنِ اتَّقٰی وَ اَصْلَحَ
اور اپنی حالت درست رکھے گا	
اسے نہ خوف ہوگا	فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ

Marfat.com

اور نہ غم   وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

(۷ : ۳۵)

(نہ حال اور مستقبل میں خوف ۔ نہ ماضی کا غم ہر حال میں خوش حال رہے گا)

اللہ کریم سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ہے ۔ اس لئے ارشاد ہے :

اپنے رب سے ڈرتے رہو   اِتَّقُوْا رَبَّكُمْ

(۳۱ : ۳۳)

ہر حال میں تمہیں دیکھ رہا ہے ۔ دل میں جو خیال آتا ہے اُسے بھی جانتا ہے ۔

سبق ۴۰

متقیوں کے درجات

جو متقی ہیں   اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

وہ باغوں   فِيْ جَنّٰتٍ

اور   وَّ

چشموں میں ہوں گے   عُيُوْنٍ ۝۴۵

(ان سے کہا جائے گا)

ان میں سلامتی اور   اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ○

خاطر جمع سے داخل ہو جاؤ

اور ان کے دلوں میں جو کدورت   وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ

ہو گی ہم صاف کر دیں گے   مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا

گویا بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھتے ہیں
عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝۴۷

نہ ان کو وہاں کوئی تکلیف ہوگی
لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ

اور نہ وہ وہاں سے
وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا

نکالے جائیں گے
بِمُخْرَجِیْنَ ۝۴۸ (الحجر ۱۵ : ۴۷ تا ۴۸)

تقویٰ معاشرہ کی تمام برائیوں کا مؤثر علاج ہے۔ لوگ تقویٰ اختیار کر لیں تو دنیا امن اور سلامتی کا گہوارہ بن جائے۔

بہشت کیا ہے؟

ع بہشت آں جا کہ آزارے نہ باشد

دل آزاری تقویٰ کے سراسر خلاف ہے۔

سبق ۴۱

اُسوۂ حسنہ

تقویٰ اصلاح معاشرہ کی جان ہے

اصلاحِ معاشرہ کے لئے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے راہنمائی حاصل کرنی ہوگی۔

ارشاد ہے:

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی کرنی بہتر ہے۔
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(۳۳ : ۲۱)

Marfat.com

دُنیا کی تاریخ میں فتنہ و فساد کے لحاظ سے بدترین زمانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت باسعادت سے پہلے کا زمانہ ہے۔ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مساعی جمیلہ کی بدولت تھوڑے عرصہ میں ایسا نیک معاشرہ معرضِ وجود میں آیا جس کی دنیا کی تاریخ میں مثال نہیں۔

آیئے اِن قابلِ تقلید اقدام پر طائرانہ نظر ڈالنے کی سعادت حاصل کریں جن کی وجہ سے یہ انقلاب آیا۔

سبق ۴۲

اصلاحِ معاشرہ کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی اقدام

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشِ نظر کُل کائنات کی اصلاح اور فلاح کا ایک انقلابی، وسیع اور جامع پروگرام تھا اس کی کچھ تفصیل انشاء اللہ اصلاحِ معاشرہ کے باب میں دی جائے گی۔ اِس وقت اختصار درکار ہے۔ صرف ایک مجمل سے خاکہ کی گنجائش ہے۔

۱- درسِ توحید اور اس کے مضمرات: صلۂ رحمی۔ نسلِ انسانی کی وحدت۔ مساوات، رحم، احسان، عدل، اسلامی اخوّت، عورت کا صحیح مقام۔

۲- ذکر اللہ: اطمینانِ قلب۔ قربِ الٰہی۔ مرنے کے بعد جی اُٹھنے اور اعمال کا حساب چکانے پر پختہ یقین۔

۳- ضبط و تنظیم: ارکانِ اسلام اور ان کی بجا آوری میں ضبط اور اجتماعیت

Marfat.com

کی اہمیت ۔

۴ ۔ تزکیۂ نفس : آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ تعلیمات اور نورانی توجہات کی بدولت صحابہ کرام کے دل و دماغ سے تمام عیوب کا یک سر مٹ جانا ۔ فضائل کا دلوں میں گھر کر جانا ۔ اسی طرح سے ایک بے مثال نیک معاشرہ کا بپا ہونا جس کی تاریخِ عالم میں نظیر نہیں ۔

۵ ۔ ایمان و امانت : دین اور پابندیٔ عہد ۔ استقامت ۔ صبر ۔ شکر ۔

۶ ۔ حسنِ اخلاق : فضائل سے رغبت ۔ رذائل سے نفرت ۔

۷ ۔ خالص دین کتاب و سنّت کے مطابق اور اس پر پورا عمل صحیح معنوں میں اسلامی طرزِ حیات ۔

۸ ۔ عفو : مشاورت ملّی اتحاد اور یک جہتی ۔

۹ ۔ تقوےٰ : توکّل ۔ جہاد ۔ تبلیغِ حق ۔

۱۰ ۔ معیارِ شرافت تقوےٰ ۔ نہ کہ رنگ و نسب ۔

سبق ۴۳

سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف (۷) ۱۷۲ ویں آیت کریمہ

۴ ۔ ایک بڑی آیت

اور یاد کیجئے جب تمہارے رب نے	وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ
نکالی اولاد آدم کی پشت سے	مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ
ان کی نسل	ذُرِّيَّتَهُمْ

Marfat.com

اور انہیں خود ان پر گواہ کیا — وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ج

(اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی۔ ان کے لئے ربوبیت وحدانیت کے دلائل قائم فرمائے۔ پھر اپنی عقل دے کر اپنی ربوبیت شہادت طلب فرمائی۔) پوچھا:

کیا میں تمہارا رب نہیں — اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط

سب بولے کیوں نہیں — قَالُوْا بَلٰى ج

ہم گواہ ہوئے — شَهِدْنَا ج

کہ کہیں قیامت کے دن کہو — اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی — اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ o

(الاعراف ۷ : ۱۷۲)

(اس عذر کا موقع نہ رہا۔ ان سے عہد لیا گیا اور ان کے پاس رسول آئے جنہوں نے اس عہد کو یاد دلایا اور توحید پر دلائل قائم ہوئے)

توحید پر ایمان انسان کی فطرت میں داخل ہے۔

دیگر اُمتوں نے اپنے ہادیوں کو اللہ یا اللہ کا بیٹا قرار دیا۔

یہ خصوصیت صرف اُمت مسلمہ کو حاصل ہے کہ کلمہ طیب تمام حکومتوں میں اذان اور اقامت میں دنیا کے ہر کونے میں ہر روز کئی بار اعلان ہوتا ہے اسلام کے ہادی سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ اللہ ہیں۔ نہ اللہ کے بیٹے ہیں وہ اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے رسول ہیں۔

Marfat.com

سبق ۴۴

سورۃ الروم (۳۰) کی ۳۰ ویں آیت کریمہ

ایک بڑی آیت

تو اپنا منہ سیدھا رکھ	فَاَقِمْ وَجْهَكَ
اللہ کی اطاعت کے لئے	لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ
ایک اکیلے اسی کے ہوکر	
اللہ کی ڈالی ہوئی بنا	فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ
جس پر لوگوں کو پیدا کیا	فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ

(اللہ تعالیٰ نے خلق کو ایمان پر پیدا کیا)

حدیث پاک میں ہے:

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے	كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ
	عَلَى الْفِطْرَةِ
اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا	لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ

(دینِ اسلام پر قائم رہنا)

یہی سیدھا دین ہے	ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ
مگر بہت لوگ	وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
نہیں جانتے	لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(الروم ۳۰ : ۳۰)

فطرت سے مراد توحید ہے۔ توحید میں اللہ کا دین ہے۔

Marfat.com

توحید کو اللہ نے انسان کی فطرت میں داخل کیا ہے۔
اگر کسی شخص کو پیدا ہوتے ہی اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو توحید کے سوا کچھ نہ جانے گا۔
پس توحید دینِ قیّم ہے۔
اگر بچہ بعد میں بدلتا ہے تو ماحول کا اثر ہوتا ہے۔

سبق ۴۵

سُوْرَۃُ الْحَشْرِ ۵۹ : ۲۳ ویں آیت کریمہ

۶ - ایک آیت

وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی	هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ
عبادت کے لائق نہیں	اِلَّا هُوَ ج
بادشاہ	اَلْمَلِكُ
نہایت پاک	الْقُدُّوْسُ
سلامتی دینے والا	السَّلٰمُ
امان بخشنے والا	الْمُؤْمِنُ
حفاظت فرمانے والا	الْمُهَيْمِنُ
عزت والا	الْعَزِيْزُ
عظمت والا	الْجَبَّارُ
کبریائی کا مالک	الْمُتَكَبِّرُ ط

اللہ پاک ہے ان کے شرک سے　سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝

(الحشر ۵۹ : ۲۳)

سبق ۴۶

اِسلام

دنیا میں صرف اسلام ہی امن اور ترقی کا داعی ہے۔

اسلام کے معنی ہیں سِلْمٌ یعنی صلح میں داخل ہو جانا۔

اَلْاِسْلَامُ میں اَلسَّلْمُ وَالسَّلَامَۃُ کا مفہوم ظاہر ہے جس کے معنی ہیں خود ظاہری اور باطنی آفتوں سے محفوظ رہنا اور دوسروں کو ایسی تمام آفتوں سے محفوظ رکھنا۔

سَلْمٌ و سِلَامٌ اس بڑے درخت کو بھی کہتے ہیں جو ہر قسم کی آفت سے محفوظ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان وہ ہے کہ مسلمان　اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

محفوظ رہیں　اَلْمُسْلِمُوْنَ

اسکی زبان اور اس کے ہاتھ سے　مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ

(مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور عملی حرکات سے دوسروں کو آرام اور سہولت ہو)

Marfat.com

اَلسُّلَّم ہر وہ چیز ہے جو کسی بلند مقام پر چڑھنے کا ذریعہ ہو تاکہ سلامتی حاصل ہو۔

اسلام جس اللہ کی عبادت کا حکم دیتا ہے وہ سلامتی دینے والا، امن دینے والا اور حفاظت کرنے والا ہے۔

اسلام کے جو معاشرہ معرضِ وجود میں ٹھہرتا ہے۔ اُس کا ہر فرد پہلے مومن ہے۔ وہ امن میں ہے۔ دوسروں کے لئے امن کا باعث ہے۔

سرورِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا:

اللہ کی قسم ایمان والا نہیں	وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ
اللہ کی قسم ایمان والا نہیں	وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ
اللہ کی قسم ایمان والا نہیں	وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ

عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ

فرمایا	قَالَ
وہ جس کے پڑوسی محفوظ نہیں	اَلَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ
اس کی شرارت کی شامت سے	بَوَائِقَہٗ

(مشکوٰۃ شریف)

اِسلام کا ہادی رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ہے۔

اسلام کا ہادی کائنات کے لئے پیغامِ رحمت ہے۔

قرآنِ کریم میں ہے:

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؀

ارشادِ نبوی ہے:

اللہ اس پر رحم نہیں کرتا	لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ

Marfat.com

جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا   مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسُ

سبق ۴۷

اسلامی معاشرہ

اسلامی معاشرہ میں ان برائیوں کو قطعاً دخل نہیں جو معاشرہ کے لئے بگاڑ کا سبب بنتی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

بدگمانی سے بچو۔ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔	اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ
نہ کن سوئیاں لیتے پھرو	وَلَا تَحَسَّسُوْا
نہ دوسروں کے عیب ڈھونڈتے پھرو	وَلَا تَجَسَّسُوْا
نہ ایک دوسرے کے خلاف بھڑکاتے پھرو	وَلَا تَنَاجَشُوْا
نہ آپس میں حسد کرو	وَلَا تَحَاسَدُوْا
نہ کینہ رکھو	وَلَا تَبَاغَضُوْا
نہ جھگڑا کرو	وَلَا تَدَابَرُوْا
اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو	وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا۝

ایک روایت میں یہ بھی فرمایا:

دنیا کی باتوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش نہ کرو	وَلَا تَنَافَسُوْا

سبق ۴۸

۷۔ ایک آیت کریمہ

اللہ کی مہربانی سے آپ ان لوگوں کے لئے نرم دل واقع ہوئے ہیں	فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ج

(ان کے دلوں کو موہ کر ایمان سے منوّر کر دیتے ہیں)

اگر آپ بدخو اور سخت دل ہوتے	وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ
تو یہ آپ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے	لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

(دولت ایمان سے محروم رہتے)

انہیں معاف کر دیا کریں	فَاعْفُ عَنْهُمْ
ان کے لئے مغفرت مانگئے	وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ
اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ لیا کریں	وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ج

اس سے ان کی عزّت اور حوصلہ افزائی اور تالیفِ قلوب ہو گی اور مشورہ کرنا اُمت کے لئے بہت مفید ہو گا۔

جب کسی کام کا پکا ارادہ کر لیں	فَإِذَا عَزَمْتَ
تو بھروسہ اللہ پر رکھو	فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط

Marfat.com

بے شک اللہ انہیں دوست رکھتا ہے جو اللہ پر بھروسہ کریں — اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۝۱۵۹

اٰل عمران ۳ : ۱۵۹

تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا — فَلَا غَالِبَ لَکُمْ ج

اس آیت کریمہ میں عفو کی تلقین ہے۔

سبق ۴۹

توکّل

توکل کا استعمال دو طرح ہے :

۱ - کسی کی ذمہ داری لینا

۲ - کسی پر بھروسہ کرنا

اللہ ہی پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے — عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱۴ : ۱۱)

پھر ارشاد ہے :

وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ؕ
وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا

(۴ : ۸۱)

اللہ پر توکّل سے مراد یہ ہے کہ حصول مقصد کے لئے تمام وسائل بروئے کار لایئے، نتیجہ کا مالک اللہ کریم کو جانیئے اور اس کی رحمت پر یقین رکھیئے۔ توکّل انسان کو پُر اُمید رکھے۔ یہ نہیں کہ توکّل کا بہانہ بنا کر انسان

Marfat.com

عمل سے غافل ہو جائے۔

قرآن کریم کا قطعی فیصلہ ہے:

اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے	اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

(النجم ۵۳ : ۳۹)

یعنی انسان نہ پائے گا مگر اپنی کوشش

پس کوشش شرط ہے۔ نتیجہ اللہ کریم کی رضا پر چھوڑے اس کی درگاہ سے امید رحمت کی رکھے کہ وہ رحیم ہے کریم ہے۔

مشہور حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں کو اللہ کے حوالے کرنے سے پہلے ان کے گھٹنے باندھ دو۔

سبق ۵۰

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

(الانبیاء ۲۱ : ۱۰۷)

ارشاد ہے:

اور ہم نے آپ کو نہ بھیجا	وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ
مگر رحمت سارے جہاں کے لئے	اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

(الانبیاء ۲۱ : ۱۰۷)

جن ہو یا انسان۔ مومن ہو یا کافر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت ہونا عام

Marfat.com

ہے۔ ایمان والوں کے لئے تو آپ دُنیا اور آخرت میں رحمت ہیں ہی۔ جو ایمان نہ لایا اس کے لئے بھی آپ دنیا میں رحمت ہیں۔ آپ کی وجہ سے اُسے امن ملا۔ عذاب میں تاخیر ہوئی۔ آپ کی تعلیمات کی روشنی میں غیر مسلموں نے اپنے عقائد اپنے رسم ورواج اور اپنی تہذیب و تمدن میں اصلاح کی۔

رحمت کے معنی رِقّتِ قلب بھی ہے۔ احسان بھی۔ جب رحمت کا تعلق ذاتِ باری تعالیٰ سے ہو تو اس سے مراد احسان ہوگا۔ اس سے مراد اللہ کریم فضل اور انعام ہوگا۔ جب رحمت کا تعلّق مخلوق سے ہو تو مراد یہ ہے رقت اور شفقت۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احسان بھی فرماتے ہیں اور شفقت بھی۔ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام بنی نوع انسان کے بہبود کے خواہاں ہیں۔

نہایت درجہ شفیق کُل بنی نوع انسان پر	حَرِيصٌ عَلَيْكُم
مسلمانوں پر تو نہایت مہربان	بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

رَحِیم اخروی رحمت کے اعتبار سے ہے۔ مومن آپ کی طاعت اور شفاعت سے نجات پائیں گے۔

دُنیا میں آپ کی رحمت عام ہے۔

سبق ۵۱

عَفُوٌ

عفو سے مراد ہے بخشش کرنا۔ یہ ایسی اعلیٰ صفت ہے کہ اللہ کریم نے

Marfat.com

اپنی ذات کو عَفُوٌّ فرمایا ہے۔

بے شک اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے	اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا

(۴ : ۴۳)

عفو اختیار کیجئے	خُذِ الْعَفْوَ

(۷ : ۱۹۹)

صفتِ عفو کو بھی سرورِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے حدِّ کمال تک پہنچا دیا۔ کفارِ مکہ نے آپ کو اکیس سال تک ستایا۔ ہر قسم کا ظلم وستم آپ پر اور مسلمانوں پر روا رکھا۔ گھر سے بے گھر کیا۔ فتح مکہ کے دن سب ظالم اور جابر دشمن آپ کے رحم و کرم پر سر جھکائے کھڑے ہیں۔ آپ نے ایک نظر دیکھا اور فرمایا جاؤ۔ تم سب آزاد ہو۔

آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں	لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ ط

(۱۲ : ۹۲)

سبق ۵۲

دانائے سُبُل

وہ دانائے سُبُل، ختمِ رسل، مولائے کُل
جس نے غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

دانا کے معنی ہیں اچھی طرح سمجھنے، جاننے اور پہچاننے والا۔ سُبُل جمع ہے سبیل کی۔ سبیل سے مراد ہے فلاح اور کامیابی کا آسان اور سیدھا راستہ۔

دانائے سُبُل کے معنی ہوئے وہ ذاتِ گرامی جو فلاحِ دارین کے راستوں سے بخوبی واقف ہے اور رشد و ہدایت کے سلسلہ میں خلقِ خدا کی صحیح راہنمائی کے قابل ہے۔

اسلامیات میں قدرے دسترس حاصل کرنے کے بعد واقعاتِ عالم کا سرسری جائزہ لیں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے اثرات اکنافِ عالم میں جاری ساری اور نمایاں اور ہمہ گیر ہیں۔ ترقی و کمال، ایجاد و اختراع، دریافت اور عروج و ارتقاء کی جو قندیلیں بھی چمکی ہیں۔ بلندیوں کی طرف جو قدم بھی اُٹھا ہے۔ آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی راہنمائی کی بدولت ہے۔ آئندہ بھی جو ترقی ہو گی۔ اس کا سرچشمہ آپ ہی کی تعلیمات ہوں گی۔

ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بُو
آنکہ از خاکش بروید آرزو
یا ز نورِ مصطفٰے او را بہاست
یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفٰے است

(علامہ اقبال)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماسوا دانائے سُبُل ہے بھی کون؟ اللہ کریم کے قریب ہوئے ہیں آپ باقی ساری مخلوق سے اوّل اور

Marfat.com

افضل ہیں۔

پھر خاص وصف آنحضور کی ذاتِ والا صفات کا یہ ہے کہ:

کوئی بات اپنی خواہش سے کرتے ہی نہیں — وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے — اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى
(۵۳ : ۳ ، ۴)

اور پھر عادتِ کریمہ یہ کہ:

میں تو اسی حکم کا تابع ہوں جو میری طرف آتا ہے — اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ
(یونس ۱۰ : ۱۵)

سبق ۵۳

کمالاتِ نبوّت

کمالاتِ نبوّت میں اور کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں۔

دیگر فضیلتوں کے علاوہ نبی عوام میں بالخصوص دو صفتوں میں نمایاں طور پر فائق ہوتا ہے۔

۱۔ کمالِ علم میں

۲۔ کمالِ حسنِ اخلاق میں

ان ہر دو اوصاف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدرجۂ اتم فائق ہیں۔ قرآن

Marfat.com

شاہد ہے کہ:

آپ کا خلق نہایت عالی | اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○
(القلم ۶۸ : ۴)

پھر یہ کہ آپ علم میں سب سے بڑھ کر ہیں۔

ارشاد ہے:

اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی | وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ

اور آپ کو وہ سکھایا جو آپ نہ جانتے تھے | وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط
(النسآء ۴ : ۱۱۳)

(اللہ کریم نے سرورِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو تمام کائنات کے علوم عطا کئے۔ امورِ دین و احکامِ شرع اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع فرمایا)

سبق ۵۴

سُوْرَۃُ الْکَہْف (۱۸)

۸۔ دو آیات | ۱۰۷ ویں اور ۱۰۸ ویں آیات

بے شک جو ایمان لائے | اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور اچھے کام کئے | وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے | كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ○

Marfat.com

(فردوس جنتوں میں سب سے اعلےٰ جنّت ہے۔ اس میں نیکیوں کا حکم کرنے والے اور بدیوں سے روکنے والے خوش حال رہیںگے)

وہ ہمیشہ ان میں ہی رہیں گے	خٰلِدِیْنَ فِیْهَا
ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے	لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝

(الکہف ۱۸ : ۱۰۷، ۱۰۸)

سبق ۵۵

سُوْرَۃُ الْفَتْحِ (۴۸) آیات ۲۸، ۲۹

دو آیات

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو	هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بھیجا۔ ہدایت اور سچے دین کیساتھ	بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ
کہ اسے سب دینوں پر غالب کر	لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ
دے اور اللہ کافی ہے گواہ	وَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝ ۲۸

(اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر)

قرآنِ کریم ہُدٰی ہے۔ انسانوں کی انفرادی زندگی کے سلسلہ میں تزکیۂ نفس، اصلاحِ اخلاق اور دینی اعمال کا ذریعہ ہے۔

مگر اسلام کل بنی نوع انسان کی اصلاح اور فلاح کے لئے ہے وہ ایک اجتماعی نظام قائم کرتا ہے جو دِیْنِ الْحَقّ ہے۔

اس انفرادی اور اجتماعی نظام اصلاح و فلاح کا نصب العین یہ ہے کہ

Marfat.com

دینِ اسلام کو باقی تمام دینوں پر غالب رہنا چاہیئے ۔ اسلام کو علمی اور نظری فضیلت تو حاصل ہے ہی ۔ مقصود غلبہ ہے صرف دلائل کے لحاظ سے نہیں ہر لحاظ سے ۔

دلائل کے لحاظ سے غلبہ قرآن کا اعجاز ہے اور اس کے من جانب اللہ ہونے کا ثبوت ہے ۔ یہ اُمتِ مسلمہ کا فرض ہے کہ دینِ متین کو ہر لحاظ سے غالب رکھنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھے ۔ ہاں صحیح معنوں میں ذاتی اور اجتماعی طور پر مومن ہوں گے تو تائیدِ غیبی ان کے شاملِ حال ہوگی ۔

غالب تم ہی رہو گے	اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
بشرطیکہ (صحیح معنوں میں) صاحب	اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
ایمان ہو	(آل عمران ۳ : ۱۳۹)
محمد اللہ کے رسول ہیں	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اور ان کے ساتھ والے	وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ
کافروں پر سخت ہیں (جیسے شیر شکار پہ ہوتا ہے)	اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ
آپس میں نرم دل	رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
تو انہیں دیکھے گا	تَرٰىهُمْ
رکوع کرتے	رُكَّعًا
سجدے میں گرتے	سُجَّدًا
اللہ کا فضل اور رضا چاہیے	يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
	وَرِضْوَانًا ز
ان کی علامت	سِيْمَاهُمْ

Marfat.com

ان کے چہروں میں ہے	فِی وُجُوْهِهِمْ
سجدوں کے نشان سے	مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ
ان کی صفت	ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ
توراۃ میں ہے	فِی التَّوْرٰىةِ
اور ان کی صفت انجیل میں	وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ
گویا ایک کھیتی ہیں کہ اپنا پٹھا نکالا	كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ
پھر اُسے طاقت دی	فَاٰزَرَهٗ
پھر لبی ہوئی	فَاسْتَغْلَظَ
پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی	فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ
کھیتی والوں کو خوش کرنے لگی	یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
تاکہ کافروں کا جی جلائے	لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ
اللہ نے وعدہ کیا جو لوگ ان میں سے ایمان لائے	وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اور نیک اعمال کرتے رہے	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ
گناہوں کی بخشش کا اور اجرِ عظیم	مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۲۹

(صحابہ کرام سارے کے سارے صاحب ایمان اور صالحین ہیں وہ سب اس وعدہ کے مطابق اجرِ عظیم کے مستحق ہیں۔ ان کی خطائیں بخش دی گئیں)

یہ مثال ابتدائے اسلام اور اس کی ترقی کی بیان فرمائی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا اُٹھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخلصین اصحاب

Marfat.com

سے تقویت دی ۔ آنحضور کے صحابہ کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی ۔ نیکیوں کا حکم کریں گے بدیوں سے روکیں گے ۔ کھیتی سرورِ کائنات ہیں ۔ شاخیں صحابہ کرام اور مومنین ۔

سبق ۵۶

سورۃ ھود (۱۱) آیات ۱۱۱ ، ۱۱۲

دو آیات

اور آپ کا رب ان سب کو	وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ
ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا	أَعْمَالَهُمْ
بے شک جو عمل یہ کرتے ہیں وہ	إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ
اس سے واقف ہے	خَبِيرٌ ۝ ۱۱۱
جیسا آپ کو حکم ہوتا ہے اس پر	فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ
آپ اور جو لوگ آپ کے ساتھ	وَمَنْ تَابَ مَعَكَ
تائب ہوئے ہیں قائم رہو	
اور حد سے نہ بڑھنا	وَلَا تَطْغَوْا
بیشک وہ تمہارے سب اعمال کو	إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
دیکھ رہا ہوں	بَصِيرٌ ۝ ۱۱۲

اس آیت کریمہ میں سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو استقامت کی تلقین ہے۔

Marfat.com

سبق ۵۷

استقامت

استقامت کے معنی ہیں سیدھی راہ چلنا اور اس پر ثابت قدم رہنا۔

قرآنِ کریم میں ہے:

جن لوگوں نے کہا	اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا
ہمارا رب اللہ ہے	رَبُّنَا اللّٰہُ
پھر وہ اس پر قائم رہے	ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
ان پر فرشتے اتریں گے	تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ
(اور کہیں گے)	
نہ خوف کھاؤ	اَلَّا تَخَافُوْا
نہ غم کرو	وَلَا تَحْزَنُوْا
اور بہشت کی خوشی مناؤ	وَاَبْشِرُوْا
	بِالْجَنَّۃِ
جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا	الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۳۰

(۴۱ : ۳۰)

وصفِ استقامت کو آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدِّ کمال تک پہنچا دیا۔ خود فرمایا اللہ کے راستے میں مَیں اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو نہیں ستایا گیا۔ ایک دفعہ تیس رات دن ایسے گزرے کہ آنحضور اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے لئے کھانے کی کوئی چیز ایسی نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے سوا اس کے

جو بلال نے اپنی بغل کے نیچے چھپا رکھی تھی۔

پھر ان مظالم کو خیال میں لائیے جو طائف میں آپ پر روا رکھے گئے۔ آنحضور زید بن حارثہ کو ساتھ لے کر طائف تشریف لے جاتے ہیں۔ طائف والوں کو اسلام کی دعوت فرماتے ہیں۔

دعوت کو قبول کرنے کی بجائے وہ بھڑک اُٹھتے ہیں پتھر برسانے لگتے ہیں۔ محسن عالم لہو میں تر بتر ہو جاتے ہیں۔ خون بہہ بہہ کر نعلین مبارک میں جم جاتا ہے۔ وضو کے لئے پائے مبارک کا نعلین سے نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ایک بار ایسا ہوتا ہے کہ حضور بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں۔ حضرت زید آنحضور کو پیٹھ پر اُٹھا کر لاتے ہیں اور پانی کے چھینٹے دیتے ہیں۔ حضور ہوش میں آتے ہیں اور فرما یہ رہے ہیں:

؎ الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

ہاتھ اُٹھاتے ہیں اور دعا فرماتے ہیں:

اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے	اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ
انہیں خبر نہیں	فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

یہ ہیں تو کل ان کی اولاد توحید اور اسلام پر ایمان لائے گی۔

سبق ۵۸

شجاعت

استقامت سے ملتی جلتی صفت شجاعت ہے۔ شجاعت میں کوئی اور

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ نہیں۔ غزوات میں شجاع وہ شخص سمجھا جاتا تھا جو میدانِ جہاد میں آپ کے نزدیک رہتا۔ کیونکہ دشمنوں کا وہیں جمگھٹا رہتا۔ بہادر اور جوان مجاہد آپ ہی کی آڑ میں پناہ لیتے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ گھمسان کا رن پڑتا تو ایک ہاتھ میں ہوتا۔ دوسرے ہاتھ عمر۔ تلواریں میان سے باہر آجاتیں تو نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام از رہِ شفقت مجھے اور حضرت عمر کو پیچھے کر دیتے اور تن تنہا آگے بڑھتے۔

غزوہ حنین میں کفار کے تیروں کی بوچھاڑ سے مجاہدین میں بھگدڑ سی مچ گئی تاہم حضور اکرم اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں۔ کفار چاہتے تھے کہ یک دم حملہ بول کر شمعِ رسالت کو گل کر دیں۔ آپ اپنے گھوڑے سے اترے اور یہ رجز پڑھنے لگے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب	میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں
اَنَا اِبْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب	میں عبد المطلب کا پوتا ہوں

آپ کی اس بے مثال شجاعت سے صحابہ کرام کے حوصلے بڑھ گئے سب واپس آکر محاذِ جنگ میں ڈٹ گئے۔ جنگ کا پانسہ الٹ گیا۔ دشمن خراب و خاسر رہا۔ مجاہدینِ اسلام کا بول بالا رہا۔

Marfat.com

سبق ۵۹

سُوْرَةُ الْفَجْرِ (۸۹) آیات ۲۷ تا ۳۰

تین چھوٹی آیات

اے اطمینان والی جان	یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
اپنے رب کی طرف واپس آ	ارْجِعِیْٓ اِلٰى رَبِّكِ
یوں کہ تو اس سے راضی	رَاضِیَةً
وہ تجھ سے راضی	مَّرْضِیَّةً ۚ
پھر میرے بندوں میں داخل ہو	فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۙ
اور میری جنت میں آ	وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۠

الْفَجْر ۸۹ : (۲۷ تا ۳۰)

یہ بشارت مومن کو اس وقت ملے گی جب اس کا مادی جسم روح سے کٹ جائے گا۔ خطاب اس روح سے ہوگا جسے اللہ پر کامل ایمان ہوگا اور جس نے دنیا میں اللہ کی رضا اور شریعت کی پابندی کے لئے اپنی زندگی گزاری ہوگی

سبق ۶۰

سُوْرَةُ الْعَصْرِ (۱۰۳)

۱۲-

زمانہ کی قسم	وَالْعَصْرِ ۙ

Marfat.com

(زمانہ عجائبات سے ہے کہ احوال کا ادلنا بدلنا دیکھنے والے کے لئے عبرت کا سبب ہوتا ہے۔)

بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے — إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝
(اس کی عمر ہی اس کی اصل پونجی ہے اور وہ ہر دم گھٹ رہی ہے۔)
مگر جو ایمان لائے — إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا
اور اچھے کام کئے — وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی — وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ
اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔ — وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝
(۱۰۳ : ۱ تا ۳)

ایمان اور عملِ صالحہ ذاتی صفات ہیں۔ تواصی بالحق اور تواصی بالصبر اجتماعی صفات ہیں۔ اسلام ذاتی اور اجتماعی ہر دو قسم کی اصلاح اور فلاح کا داعی ہے۔ انسان کی عمر نہایت مختصر ہے اور ہر دم گھٹ رہی ہے۔ عمرِ عزیز کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونا چاہیئے۔ ہر ہر لمحہ عملِ صالحہ بجا لانے اور تکمیلِ ذات کے لئے وقف ہو۔ ایسے خوش نصیب انسان گھاٹے میں نہیں ہیں۔ ان کی نیکیوں کا ذخیرہ ہر آن بڑھ رہا ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں ہر جگہ خوش حال ہیں۔)

سبق ۶۱

سُوْرَةُ الصَّفِّ (۶۱) آیات ۱ تا ۳

تین آیات

اللہ کی تسبیح کرتا ہے — سَبَّحَ لِلَّهِ

Marfat.com

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا	جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ
فِي الْأَرْضِ ج	زمین میں ہے
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱	اور وہی ہے عزت والا حکمت والا
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے ایمان والو
لِمَ تَقُوْلُوْنَ	کیوں کہتے ہو وہ جو
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲	نہیں کرتے
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ	کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو
اَنْ تَقُوْلُوْا	وہ بات کہ کہو
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۳	جو نہ کرو

(الصّفّ (۶۱) ۱ تا ۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ میں تواضع اور ایفائے عہد کی انتہا رہے

حضرت عبداللہ بن ابی الحماد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اعلانِ نبوت سے پہلے میں نے آپ سے ایک چیز خریدی۔ کچھ رقم باقی رہ گئی۔ وعدہ کیا کہ اس جگہ لے کر حاضر ہوتا ہوں۔ آپ یہیں ٹھہریں۔ عبداللہ بھول گئے۔ تین دن کے بعد یاد آیا۔ وہیں پہنچے تو دیکھا کہ آنحضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام وہیں تشریف فرما ہیں۔

جنگِ بدر کے موقعہ پہ مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ ایک ایک آدمی کی ضرورت تھی۔

حذیفہ بن الیمان اور ابوحسیل دو صحابی حاضر ہوئے۔ عرض کی ہم مکہ سے آرہے تھے۔ راستے میں مشرکین نے گرفتار کر لیا۔ اس شرط پر رہا کیا ہے کہ ہم لڑائی میں آنحضور کا ساتھ نہ دیں گے۔ یہ مجبوری کا وقت ہے۔ ہم آپ کی معیت میں ضرور کافروں سے لڑیں گے۔

Marfat.com

آنحضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہیں - ہرگز نہیں - اپنا وعدہ پورا کرو - میدانِ جہاد سے واپس لوٹ جاؤ - مسلمان ہر حال میں وعدہ پورا کرتا ہے -

آنحضور کا کردار بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہے آپ نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی - نہ دوسروں کو وعدہ خلافی کی اجازت دی - نہ قصداً - نہ سہواً - نہ واقعی - نہ خوش طبعی میں -

حضرت انس راوی ہیں کہ آنحضور نے بہت کم ایسی تقریریں کیں جس میں آپ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ :

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ	وہ ایمان سے محروم ہے جو امانتدار نہیں
وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ (مشکوٰۃ شریف)	اور وہ دین سے محروم ہے جو عہد کا پابند نہیں

ہجرت کی رات مشرکینِ مکہ نے آپ کے مکان کو گھیر رکھا ہے - خون کے پیاسے ہیں - اللہ کریم نے ہجرت کا حکم فرمایا - آنحضور کے پاس امانتیں تھیں - آپ نے روانہ ہونے سے پہلے وہ امانتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے حوالہ فرمائیں اور انہیں اپنے بستر پہ لٹا دیا اور ہدایت فرمائی کہ صبح یہ امانتیں امانت والوں کو واپس کر کے مدینہ آ ملنا - یہ امانت اور دیانت کی انتہا نہیں تو کیا ہے ؟

مشرکین آپ کے جان لیوا ہیں اور آپ ان کی امانتوں کے امین ہیں -
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ط

Marfat.com

سبق ۶۲

اَلتَّسْبِیْحُ

تسبیح سے مراد قولی ۔ فعلی ۔ قلبی ہر قسم کی عبادت ہے ۔

ملائکہ نے عرض کیا :

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ — ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں
(۲ : ۳۰)

ملائکہ کا کام مقدم طور پر یہی ہے کہ ہر وقت اللہ کریم کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح اور تقدیس کرتے رہتے ہیں ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شکر اور حمد کے جذبہ سے سرشار رہتے اور پڑھنے والے کے دل میں شکر کا جذبہ لگاتے تاکہ وہ صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ بن جائے ۔

فرمایا مومن ہر حالت میں خیر اور بھلائی کماتا ہے ۔ تنگ دستی ۔ بیماری اور دکھ کی حالت میں صبر کرتا ہے ۔

فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ — یہ حالت بھلائی کا سبب بنتی ہے

وَاِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ — جب کشادگی کی حالت میں ہوتا ہے ۔ شکر بجا لاتا ہے

فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ — یہ حالت بھی بھلائی کا موجب بن جاتی ہے

(صحیح مسلم)

صبر اور شکر کا جذبہ اللہ کے ہاں نہایت مقبول اور پسندیدہ ہے ۔

Marfat.com

جذبۂ شکر پیدا کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ:

ان کی طرف دیکھو جو	اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ
تم سے کم ہیں	اَسْفَلَ مِنْكُمْ
ان کی طرف نہ دیکھو جو	وَلَا تَنْظُرُوْا
تم سے بڑھے ہوئے ہیں	اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ

(صحیح مسلم)

(اپنے سے چھوٹوں کی طرف دیکھو گے تو جذبۂ شکر اُبھرے گا۔ بڑوں کی طرف دیکھو گے تو ناشکری کا جذبہ پیدا ہوگا)

ناداروں کی طرف دیکھو گے تو اللہ نے تمہیں جو دے رکھا ہے اس کی قدر و قیمت پہچانو گے۔

مال داروں کی طرف دیکھو گے جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اسے حقیر جانو گے۔

سبق ۶۳

سُوْرَةُ الْبَقَرَة (۲) آیات ا تا ۴

چار چھوٹی آیات

	الٓمّٓ ۚ
وہ بلند مرتبہ کتاب (قرآن حکیم)	ذٰلِكَ الْكِتٰبُ
کوئی شک کی جگہ نہیں	لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ
اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو	هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ

Marfat.com

(اگرچہ قرآن کریم کی ہدایت ہر شخص کے لئے عام ہے۔ تاہم اس سے فائدہ ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں اور ہدایت کے متلاشی ہیں)

وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں	اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ
اور نماز قائم رکھیں	وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ
اور ہماری دی ہوئی روزی میں	وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ
سے ہماری راہ میں خرچ کریں	یُنْفِقُوْنَ ۳ؕ

قرآن کریم کی ہدایت عام ہے۔ مومن ہو یا کافر۔ البتہ اس سے حقیقی نفع ان کو حاصل ہوتا ہے جو صاحب تقوےٰ ہیں۔ اللہ سے ڈرنے والے ہیں اور حق کی تلاش میں ہیں۔

اللہ سے ڈرنے والوں کی صفات یہ ہیں:

۱۔ اللہ پر اس کے رسولوں پر اس کی کتابوں پر اس کے فرشتوں پر۔ تقدیر پر اور یوم حساب پر بے دیکھے ایمان لائیں۔

۲۔ نماز قائم کریں۔

۳۔ زکوٰۃ دیں۔ راہِ خدا میں خرچ کریں۔

ایسے لوگ رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے تو قرآن کریم ذاتی اور اجتماعی اصلاح اور فلاح کا موجب ہے ہی یہ کافروں کے لئے بھی ہدایت ہے۔ ان لوگوں نے بھی قرآنی تعلیمات سے متاثر ہو کر اپنے عقائد اور رسم ورواج میں اصلاح کی۔ قرآن حکیم کی برکات سے ہر شخص مستفیض ہے۔ غیر مسلم مذاہب نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اپنی اصلاح کی ہے۔

قرآنِ پاک شک کی جگہ نہیں۔ شک اس میں ہوتا ہے جس میں دلیل نہ ہو۔ قرآن ایسی واضح اور قوی دلیلیں رکھتا ہے کہ ہر عاقل اور منصف شخص اس کے کتابِ الٰہی اور حق ہونے کو تسلیم کر لیتا ہے۔

سبق ۶۴

سورۃ الھُمَزَۃِ (۱۰۴) آیات ۱ تا ۶

چھ آیات

خرابی ہے اس کے لئے جو مُنہ پر عیب کرے۔ پیٹھ پیچھے بدی کرے	وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۙ ۱
جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا	الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ۲
کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اُسے دُنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔	یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخْلَدَہٗ ۳
ہرگز نہیں۔ ضرور وہ روندنے والی (آگ) میں پھینکا جائے گا	کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ ۴
اور تو نے کیا جانا ہے کیا روندنے والی	وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحُطَمَۃُ ۵
اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے	نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ ۶

روبرو طعنہ دینے والا اور پیٹھ پیچھے بدی کرنے والا معاشرہ میں افتراق اور انتشار کے بیج بوتا ہے۔ ایسے بدکردار کو اپنی دولت پر مان ہوتا ہے۔ وہ عملِ صالحہ کی طرف رغبت نہیں کرتا۔ طعنہ اور غیبت سے اپنا سکّہ بٹھانا چاہتا ہے۔

Marfat.com

یہ نظریہ نہایت ذلیل اور مکروہ ہے۔ قرآنِ کریم اس کی سخت مذمت کرتا ہے۔ ایسا کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم قرار دیتا ہے۔

سبق ۶۵

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ (۷۴) آیات ۱ تا ۷

سات چھوٹی چھوٹی آیات

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ حرا پر تھے کہ ندا آئی:

اے محمد بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں	یَا مُحَمَّدُ اِنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

جلالِ الٰہی کا غلبہ ہوا۔ آپ گھر تشریف لائے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا مجھے بالاپوش اڑھا دو۔ انہوں نے بالاپوش اڑھا دیا۔ اسی حالت میں حضرت جبرائیل نازل ہوئے

وحی آئی:

اے بالاپوش اوڑھنے والے	یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ ۝۱
کھڑے ہو جائیے (خواب گاہ سے)	قُمْ
اور ڈرائیے (اپنی قوم کو عذابِ الٰہی سے۔ ایمان نہ لانے پر)	فَاَنْذِرْ ۝۲
اور اپنے رب کی بڑائی بولیئے	وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ۝۳

Marfat.com

آپ پکار اُٹھے !

اللہ بڑا ہے — اَللّٰہُ اَکْبَرُ

حضرت خدیجہ نے آپ کی تکبیر سُنی - خوش ہوئیں - حضرت خدیجہ کو یقین تھا کہ وحی آئی ہے - انہوں نے بھی تکبیر کہی -

آگے ارشاد ہُوا :

اور اپنے کپڑے صاف رکھئے — وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ ۝

بتوں سے دور رہیئے — وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ ۝

(رُجز کے معنی ہیں ناپاکی - رجز ایک بت تھا مشرکین اُسے کھڑا کہتے ہمیشہ تیل وغیرہ میں غلیظ رہتا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کریم کا ارشاد ہے ہر قسم کی نجاست سے پاک اور صاف رہیئے - اسلام دینِ فطرت پر ہے ہر عبادت سے پہلے طہارت شرط ہے - تن بھی پاک - من بھی پاک - جائے عبادت بھی پاک -

آگے ارشاد ہے :

اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کیجئے — وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝

(جسے عطا کریں ، محض کرم ہو - شانِ نبوت بہت ارفع ہے - دنیاداروں کی طرح زیادہ لینے کی نیت سے دینا آپ کے شایانِ شان نہیں)

اپنے رب کے لئے صبر کئے رہیئے — وَلِرَبِّكَ ۝ فَاصْبِرْ ۝

(المدثر ۷۴ : ۱ تا ۷)

(ان ایذاؤں پر جو دینِ حق کی خاطر آپ کو برداشت کرنی پڑتی ہیں)

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ اللہ کریم کی ذات پر توکل کیا - اعلائے

Marfat.com

حق میں کبھی کسر اُٹھا نہ رکھی ۔ مخالفت کی کبھی پرواہ نہ کی ۔

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ کریم نے فرمایا :

میں نے آپ کا نام متوکّل رکھا — سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَکِّلَ

(صحیح بخاری)

(ہر معاملہ میں آپ مجھ ہی پر توکّل کرتے ہیں)

سبق ٦٦

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

(۴۸ : ۲۹)

نام نامی و اسم گرامی مُحمّد ہے

وہ ذاتِ پاک جس کی — اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْدًا

نئے دن تعریف ہوتی رہے — بَعْدَ حَمْدٍ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا — وَرَفَعْنَا لَكَ ذِکْرَكَ ﴿۹۴ : ۴﴾

جوں جوں زمانہ گزرتا ہے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں ظاہر ہوتی جا رہی ہیں اور آپ کی پاکیزہ تعلیمات کا حق ہونا ثابت ہو رہا ہے ۔ آپ کی تعریف اور توصیف کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے اور آپ کے ذکرِ خیر کا آوازہ ہر آن بلند سے بلند تر ہوتا جا رہا ہے ۔

محمّد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی بھی ہے اور آپ کے کمالات و

Marfat.com

محاسن کا آئینہ بھی۔

آپ اُمّی ہیں۔ اِس لحاظ سے کہ انسانوں میں سے کسی سے آپ نے پڑھا نہیں۔ تاہم نبوّت اور رسالت کے خصائص میں آپ لاثانی ہیں۔

نبوّت کی اہم خصوصیتیں دو ہیں :

۱۔ کمالِ علم

۲۔ کمالِ اخلاق

دونوں میں آپ کا مقام اعلیٰ اور ارفع ہے

عِلم اور حکمت کے بارہ میں ارشاد ہے :

وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْكَ	اور اللہ نے آپ پر کتاب
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ	اور حکمت نازل کی
وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ	اور آپ کو وہ سکھایا جو آپ
تَعْلَمُ	نہ جانتے تھے

(آپ کل بنی نوع انسان کے لئے رہتی دنیا تک راہ بر ہیں اس لئے اللہ نے آپ کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے۔ کتاب اور حکمت، امورِ دین اور احکام شرع کے اسرار و حقائق پر مطلع فرمایا)

حُسنِ خلق سے متعلق ارشاد ہے :

اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝	بے شک آپ کا خلق اعلیٰ ہے

(القلم ۶۸ : ۴)

(فطرتی طور پر آپ خلق عظیم پر فائز ہیں)

آنحضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے خلق کا یہ عالم ہے کہ :

وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَةَ	کبھی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دیا
بِالسَّیِّئَةِ	

Marfat.com

بلکہ معاف فرمایا اور درگزر کیا — وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ

سبق ۶۷

وعظ و تلقین

وعظ کے معنی ہیں کسی کے سامنے نیکی کا اس طرح ذکر کرنا کہ دل میں رقّت پیدا ہو جائے اور وہ برضا و رغبت نیکی کرنے پر امادہ ہو جائے۔

تلقین یہ ہے کہ کسی کو نیکی کرنے کی ترغیب اس خوبی سے دینا کہ وہ نیکی کی حقیقت اور اُسے کر گزرنے کا قائل ہو جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں وعظ و تلقین کی صفت و صلاحیّت درجۂ کمال تک پہنچی ہوئی ہے۔

قرآنِ کریم شاہد ہے:

بے شک اللہ کا بڑا احسان — لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ
ہوا مسلمانوں پر — عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
(منّت۔ نعمتِ عظیمہ کو کہا جاتا ہے)

کہ ان میں ایک رسول — اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا
بھیجا انہیں میں سے — مِّنْ اَنْفُسِھِمْ

جو ان کے لئے باعثِ فخر و شرف ہے اور ان کے حال پر شفقت و کرم فرماتا ہے اور جس کی راست بازی اور دیانت داری سے لوگ خوب واقف ہیں۔

جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے — یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ

Marfat.com

(آیاتِ الٰہی کا بیان اس خوبی سے کرتا ہے کہ سننے والے کے دلوں میں تاثیر کر جاتی ہیں اور وہ ان پر عمل کرنے کے لئے دل و جان سے آمادہ ہو جاتے ہیں۔)

اور انہیں پاک کرتا ہے وَ یُزَکِّیۡہِمۡ

(کفر۔ گمراہی۔ جہالت اور ضلالت کے داغ لوگوں کے دل و دماغ سے مٹ جاتے ہیں۔ ایمان۔ ایقان اور عرفان سے معمور ہو جاتے ہیں۔)

اور انہیں سکھاتا ہے وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ

کتاب کا علم

اور حکمت وَ الۡحِکۡمَۃَ ۚ

(حکمت سے مراد ہے بہترین چیز کو بہترین علم سے جان لینا۔ حکمت کے مفہوم میں روکنا بھی شامل ہے۔)

سرورِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فضائل کو اپنانے کی اور رذایل سے بچنے کی تلقین فرماتے۔

اور وہ ضرور اس سے پہلے تھے وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ

کھلی گمراہی میں لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝

(۳ : ۱۶۴)

(سچ اور جھوٹ۔ حق اور باطل۔ نیک اور بد۔ جہالت اور معرفت میں امتیاز نہ رکھتے تھے)

علم طاقت ہے جو حکمت کے بغیر خطرناک ہے۔

ایٹمی توانائی علم ہے۔ اُسے تباہی کے لئے استعمال کرنا وبال ہے۔ اُسے بنی نوع انسان کی بہبودی اور ترقی کے لئے استعمال کرنا حکمت ہے۔

Marfat.com

قرآن نے ہر جگہ علم اور حکمت کو یک جا رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علوم اللہ کریم نے عطا فرمائے وہ سب بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے ہیں آنحضور "رحمت" ہیں۔ آپ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

وعظ و تلقین کے سلسلہ میں یاد رہے کہ :

۱ - سرورِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے جو کہا کر کے دکھایا۔

۲ - اندازِ بیان ہمیشہ عام فہم اور جاذبِ توجّہ رہا۔

۳ - ہر پیغام پُر اُمید ہے اور اصلاح اور فلاح کا موجب۔

۴ - حاضرین میں کسی کو نظر انداز نہ کیا جاتا۔ ہر شخص یہی سمجھتا کہ خطاب اسی کو ہو رہا ہے ؎ اللہ رے چشمِ یار کی نازک خرامیاں۔ ہر اک کو یہ گماں کہ مخاطب ہمیں سے ہے

۵ - حاضرین نہایت توجّہ اور انہماک سے سنتے۔ ایسی خاموشی اور توجّہ سے کہ گویا سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

۶ - ارشاد ہوتا جو سُنا ہے۔ اُسے آگے پہنچاؤ۔ صحابہ کرام جو حاصل کرتے اُسے آگے پہنچانے کے لئے دوڑ پڑتے۔

سبق ۶۸

مجالسِ خیر

وعظ و تلقین کے مختصر مجالس ہر نماز خصوصاً بعد نمازِ فجر ہوا کرتے۔ رشد و ہدایت کی غرض سے جب چاہتے خاص جلسہ طلب فرما لیتے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر عمل میں اعتدال کا لحاظ فرماتے اور ضبط و تنظیم

Marfat.com

کی پابندی ہوتی۔ ایسا نہ ہوتا کہ کبھی کر لیا اور کبھی نہ کیا۔ کبھی کسی طرح کر لیا۔ کبھی کسی طرح۔

جو نیک کام شروع فرماتے۔ اس میں کوتاہی نہ ہوتی۔ حق بات کہتے۔ حق کی پاس داری فرماتے نہ کم۔ نہ زیادہ۔

مجلس میں توجہ سب کی طرف ہوتی۔ ہر شخص یہ سمجھتا کہ خطاب اسی سے ہے۔ تاہم سب سے افضل آپ کے ہاں وہ ہوتا جو سب کا خیر خواہ اور غم خوار ہوتا۔

جود و سخا کا یہ عالم تھا کہ لوگ آپ کے حضور طالب ہو کر آتے اور سیر ہو کر جاتے۔ بھوک اور پیاس بھی رفع ہوتی۔ علمی اور روحانی تسکین بھی حاصل ہوتی۔ خالی ہاتھ آتے۔ سیر اور فقیہہ ہو کر جاتے۔

رشد و ہدایت کے دھارے بہتے اور ارشاد ہوتا کہ جو حاضر ہیں وہ ان کو بھی پہنچا دیں جو غیر حاضر ہیں۔

جس بات پر زور دینا منظور ہوتا اس پر ان الفاظ سے قسم کھاتے۔

قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ

عادت کریمہ یہ تھی کہ:

۱۔ ہمیشہ نیک بات کہتے اور کرتے تاکہ لوگ آپ کی پیروی کریں۔

۲۔ ہر بری بات سے پاک دامن رہتے تاکہ لوگ بھی باز رہیں۔

۳۔ امت کو ان کاموں کی تلقین فرماتے جن میں ان کی دنیا اور آخرت میں اصلاح اور فلاح ہو۔

۴۔ رائے وہ دیتے جو عین صائب۔ مفید اور پر امید ہوتی۔ اپنی مجلس مبارک

Marfat.com

میں آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

۱۔ کبھی کسی کی مذمت نہ کی۔

۲۔ کبھی کسی کو شرم سار نہ فرمایا۔

۳۔ کبھی کسی کی غیبت نہ کی۔ کبھی کسی کو طعنہ نہ دیا۔

آپ کی مجلس سب کے لئے خیر و برکت اور انعام و اکرام کا باعث ہوتی۔ ہر کوئی خالی آتا، پُر ہو کر جاتا۔

ے ہاتھ جس طرف اُٹھا غنی کر دیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ
قَدْرَ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ
وَ سَلِّمْ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ
حَسْبَ فَضْلِہٖ وَکَمَالِہٖ
زِنَۃَ جُوْدِہٖ وَ نَوَالِہٖ

سبق ۶۹

کلام مبارک

میں نثار تیرے کلام پر
ملی یوں تو کس کو زبان نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو
وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

Marfat.com

حضرت اُمِّ معبد راوی ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

شیریں کلام — حُلْوَ الْمَنْطِقِ

واضح بیان تھے — فَصِلاً

گفتگو ایسی — مَنْطِقَهُ

جیسے موتی کے دانے — خَرَزَاتٌ

جو پرو دئے گئے ہوں — نُظِمْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شاہد ہیں کہ آنحضور کی بات چیت جلدی جلدی نہ ہوتی۔ آپ اسی طرح کلام فرماتے کہ صحابہ کرام چاہتے تو الفاظ کو شمار کر سکتے یہ مضمون دوسرے سے ممتاز ہوتا۔ سامعین کے دل میں گھر کرتا چلا جاتا۔

بعض دفعہ حسبِ ضرورت کلام کو تین تین بار دہراتے تاکہ الفاظ اچھی طرح سمجھ میں آ جائیں۔

حضرت عائشہ نے ٹھیک فرمایا کہ :

آپ کا خلق قرآن ہے — كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن

آپ قرآنِ پاک کی تعلیمات کی عملی اور زندہ تفسیر ہیں۔ نیز یہ بھی کہ قرآنِ حکیم کی آیات کے اثرات آپ کے چہرۂ مبارک پر ظاہر اور باہر ہوتے۔ طبیعت میں خوشی کی بشارت ہوتی تو چہرۂ اقدس جگمگا اُٹھتا۔ عذاب کی وعید ہوتی تو چہرۂ اقدس پر ناخوشی کے آثار نمایاں ہوتے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا كَثِيْرًا

Marfat.com

سبق ۔۷

اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

آیت کریمہ ۴۳

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

بے شک تمہارے لئے	لَقَدْ کَانَ لَکُمْ
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
بہترین اُسوہ ہیں	اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

اسوہ انسان کی وہ حالت ہے جس میں وہ دوسرے کا اتباع کرے۔ اللہ کریم نے اس حسین کائنات میں انسان کو اپنی قدرت کا شاہکار قرار دیا ہے۔ اس کی ہدایت کے لئے کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے ہیں جو انسان کو اس کے مقصدِ حیات سے آگاہ کرتے ہیں اور اس کائنات میں رہنے سہنے کے سلیقے بتاتے ہیں اور خالقِ حقیقی کی صفات کی معرفت کی نشان دہی کرتے ہیں تاہم علم بغیر عمل موثر نہیں اس لئے بنی نوع انسان کی عملی تعلیم و تربیت کے لئے قادرِ مطلق نے انبیاءِ کرام اور مرسلینِ عظام کو نازل فرمایا جو اللہ کریم کے احکام کا عملی نمونہ ہوتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کی سیرتِ مطاہرہ کی پیروی کر کے طاعتِ الٰہی کا فریضہ بجا لائیں۔ ابتدا میں دنیا کو جغرافیائی حدود نے مختلف خطوں اور قوموں میں تقسیم کر رکھا تھا انبیائے کرام بھی مخصوص خطوں اور قوموں کے لئے تشریف لاتے رہے اور لوگوں ہی کی زبان میں احکامِ الٰہی سناتے رہے۔ رفتہ رفتہ جغرافیائی حدود ناقابلِ تسخیر نہ رہی۔ انسان کا اجتماعی شعور بیدار ہوا اور نبی اکرم

Marfat.com

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آیت کریمہ ۳۵

دنیا بھر کے تمام انسانوں کا ہادی — کَآفَّةً لِّلنَّاسِ

بنا کر بھیجا گیا — (۳۴ : ۲۸)

اور آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو

رحمتِ عالم — رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(۲۱ : ۱۰۷)

کے اعلےٰ منصب پر فائز کیا گیا اور آپ کے کردارِ جمیلہ اور حیاتِ طیبہ کو رہتی دنیا تک کے تمام انسانوں کے لئے نیک سیرت قرار دیا۔

اس سلسلہ میں آنحضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے انوارِ نبوّت کو احاطۂ تحریر میں لانا آسان نہیں۔ اس کتابچہ میں اختصار کے لئے صرف چند خصوصیتوں کے بیان کو کافی سمجھا گیا ہے۔

I

مرکزِ تجلّیات

آپ کی ذاتِ ستودہ صفات کا مرکزِ تجلّیات ہونا آنحضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام معجزانہ طور پر ہر عیب سے پاک اور ہر خوبی کا پیکر ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضور کے اخلاق کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو فرمایا:

نبی اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کا خُلق قرآن ہے

Marfat.com

آپ کا خلق قرآن ہے — كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن

(سنن ابوداؤد)

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اعلیٰ اخلاقیات اور پاکیزہ تعلیمات کا جیتا جاگتا پیکر ہیں جن کی تعلیم قرآنِ حکیم میں دی گئی ہے۔

II

تزکیۂ نفس

آنحضور آفتاب و ماہتابِ رسالت ہیں آپ کی تعلیمات اور توجہات کی بدولت بفضلِ خدا ایسا مثالی معاشرہ قائم ہوا جو کائناتِ عالم کی تاریخ میں بے نظیر ہے۔
(تاثیرو ہدایت کے میدان میں آنحضور روایتی وسائل سے بے نیاز ہیں - نہ ادب اور شاعری کا سہارا لیا۔ نہ انعامات و اعزازات کا۔ کہ دارسازی اور اخلاقی انقلاب بپا کرنے میں صرف تائیدِ الٰہی کو کافی اور وافی گردانا۔ نورِ نبوت اور فیضانِ صحبت میں آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام بالکل منفرد اور بے نظیر ہے۔

III

پیکرِ فقر و قناعت

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کریم نے فتح مبین سے نوازا - مگر

Marfat.com

آپ نے کبھی عیش و عشرت یا شان و شوکت سے سروکار نہ رکھا۔ ہر حالت میں فقر و قناعت۔ سادگی اور تسلیم و رضا پر فخر کیا۔ البتہ بیواؤں۔ یتیموں اور ناداروں کی دریا دل سے حوصلہ افزائی فرمائی۔ درِ دولت پر جو سوالی آیا کبھی ناکام نہ لوٹا۔

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ اقدس فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ اکتسابِ فیض کے لئے قرونِ اولٰے میں صحابہ کرام اور رہتی دُنیا تک مسلمانانِ عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی سیرتِ پاک کو اسی طرح یاد رکھیں گے۔ جس طرح قرآنِ مجید کو

يَتَعَلَّمُوْنَ الْهُدٰى

كَمَا يَتَعَلَّمُوْنَ الْقُرْاٰن

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَسَلَّمْ

معنیِ جبریل و قرآن است او
فطرت اللہ را نگہبان است او
صحبتِ او بر خزف را دُر کند
حکمتِ او بر تہی را پُر کند

(علامہ اقبال)

سبق ۷۱

سورۃ الضحیٰ (۹۳) آیات ۵ تا ۱۱

سات چھوٹی آیات

اور بے شک تمہیں تمہارا رب عنقریب وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

Marfat.com

وہ کچھ عطاء کرے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے — فَتَرْضٰى ۝

کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی — اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝

پھر اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی — وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝

اور پھر آپ کو حاجتمند پایا — وَوَجَدَكَ عَآئِلًا

غنی کر دیا — فَاَغْنٰى ۝

(دولت اور قناعت عطا فرما کر)

تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو — فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝

(جیسا کہ دورِ جاہلیت میں رواج تھا۔ یتیم کو دبا کر اس کا مال و منال چھین لیا جاتا)

اور سوالی کو جھڑکو نہ — وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝

(کچھ دے دو یا نرمی کے ساتھ عذر کرو۔ اگر سائل طالب علم ہے تو عزت کا مستحق ہے۔ اس کی حاجت کو پورا کرنا چاہیئے۔ ترش روئی اور بد خلقی کا اظہار نہ کرنا چاہیئے۔)

اور اپنے رب کی نعمت کا — وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

(نعمتیں جو عطاء ہوئیں اور وہ بھی جن کا وعدہ کیا گیا)

خوب چرچا کرو — فَحَدِّثْ ۝

(نعمت کا ذکر کرنا شکر گزاری ہے) (۹۳: ۵ تا ۱۱)

Marfat.com

سبق ۴۲

سورۃ القدر (۹۷) آیات ۱ تا ۵

پانچ آیات

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا — اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝

(قرآن مجید کو لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف یک بارگی)

اور تم نے کیا جانا — وَمَآ اَدْرٰىكَ

کیا ہے شب قدر — مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ ۲

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے — لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ ۳

(شرف و برکت والی رات ہے۔ اس میں سال بھر کے احکام نافذ ہوتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظایف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے)

اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں — تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

(زمین کی طرف اور جو بندہ یادِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اسے سلام کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعا اور استغفار کرتے ہیں۔)

اپنے رب کے حکم سے — بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

ہر کام کے لئے سلامتی ہے — مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ ۴

(جو اللہ کریم نے اس سال کے لئے مقدر فرمایا)

سلامتی ہے — سَلٰمٌ ج

(بلاؤں اور آفتوں سے)

صبح ہونے تک — هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں کی طاق راتوں میں۔

حضرت عائشہ نے عرض کیا حضور شب قدر نصیب ہو جائے تو کیا پڑھوں؟

فرمایا یہ دعا:

اے اللہ تو معاف کرنے والا اور کریم ہے — اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ

عفو کو پسند کرتا ہے — تُحِبُّ الْعَفْوَ

لہٰذا مجھے معاف فرما — فَاعْفُ عَنِّيْ ط

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سارا قرآنِ کریم کسی ایک رات میں پڑھا ہو۔

آپ تین دن سے پہلے قرآن کریم ختم نہ کرتے۔

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ قرآنِ کریم ترتیل سے تلاوت فرماتے۔

ایک ایک آیت وقفہ کر کے تلاوت فرماتے۔ اس طرح کہ ہر آیت جُدا جُدا پڑھتے۔ مد کے حروف کھینچ کر تلاوت فرماتے۔

تلاوت شروع کرنے سے پہلے پڑھتے:

اللہ کی پناہ شیطان رانده درگاه سے — اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

Marfat.com

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی تیزی سے تلاوت نہیں فرمائی۔

یاد رہے کہ ظہر۔ مغرب اور عشا میں فرائض کے بعد دیر کرنا مکروہ ہے۔ چاہیئے کہ مختصر دعا کے بعد سنّت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ ہاں جن نمازوں میں فرضوں کے بعد سُنّتیں نہیں ہیں وہاں قبلہ رُو دیر تک بیٹھے رہنے میں حرج نہیں۔

سبق ۷۳

قرآنِ حکیم

آیت کریمہ ۴ (بنی اسرائیل ۱۷ : ۸۲)

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں	وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
جو شفا	مَا هُوَ شِفَآءٌ
اور رحمت ہے	وَّرَحْمَةٌ
ایمان والوں کے لئے	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

قرآنِ حکیم کے علوم اور دلائل طاغوتی اور شیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نابود کر دیتے ہیں۔ اس سے امراض ظاہرہ اور باطنہ دُور ہوتے ہیں۔ لوگ ضلالت اور جہالت سے نجات پاتے ہیں۔ باطل عقیدوں اور رذیل اخلاق سے پاک ہوتے ہیں۔ معارفِ الٰہیہ اور صفاتِ حمیدہ اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف ہوتے ہیں۔

اس کا ایک ایک حرف برکت کا خزینہ اور سعادت کا زینہ ہے۔

Marfat.com

حکیم الاُمّت علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے :

آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم
حکمتِ او لایزال است وقدیم
نسخۂ اسرارِ تکوینِ حیات
بے ثبات از قوتش گیرد ثبات

سبق ۴۷

قرآنِ کریم کے حقوق

(۱)
تعظیم و تکریم

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ — اسے نہ چھوئیں مگر باوضو

(۷۹ : ۵۶)

(۲)
تدبّر و فکر

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا — تو کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں کیا ان کے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں

(۲۴ : ۴۷)

Marfat.com

(۳)

اتباع پیروی

إِتَّبِعُوْا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ (۷ : ۳)

دو جو تم پر تمہارے رب کے ہاں سے نازل ہوا ہے اس کی پیروی کرو۔

(۴)

تلاوت کرنے سے پہلے اعوذ پڑھیئے

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

جب قرآن پڑھنا چاہیں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔

(النحل ۱۶ : ۹۸)

(۵)

قرآنِ کریم کو خوب صاف پڑھیں

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

(المزمل ۷۳ : ۴)

(۶)

جب قرآن پڑھا جائے خاموشی سے سنو

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

جب قرآن پڑھا جائے تو اُس کی طرف کان لگاؤ اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم ہو۔

(الاعراف ۷ : ۲۰۴)

Marfat.com

سبق ۷۵

سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ (الرعد ۱۳ : ۲۲، ۲۳، ۲۴)

تین آیات

ارشاد ہے :

اور جنہوں نے صبر کیا	وَالَّذِیۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ
اپنے رب کی رضا چاہنے کو	وَجۡهِ رَبِّهِمۡ
اور نماز قائم رکھی	وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
اور ہمارے دیئے ہوئے سے	وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ
ہماری راہ میں کچھ خرچ کیا	
چھپے اور ظاہر	سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً

(نوافل کا چھپانا اور فرائض کا ظاہر کرنا افضل ہے۔ ظاہر کرنے سے مقصود نمود و نمائش نہیں۔ دوسروں کو نیکی کی ترغیب ہے)

اور فرماتے ہیں :

وَيَدۡرَءُوۡنَ

برائی کے بدلے بھلائی کر کے ٹالتے ہیں بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

(بدکلامی کا جواب شیریں سخن سے دیتے ہیں۔ جو انہیں محروم کرتا ہے اس پر عطا کرتے ہیں۔ جو ان پر ظلم کرتا ہے۔ اسے معاف کرتے ہیں جو ان سے کٹتا ہے اس سے ملتے ہیں

۔ ناجائز کام دیکھتے ہیں تو جائز کی تلقین کرتے ہیں جہل

کے بدلے حلم۔ ایذا کے بدلے صبر سے کام لیتے ہیں)

انہی کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے	اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ ۲۲
بسنے کے باغ	جَنّٰتُ عَدْنٍ
جن میں وہ داخل ہوں گے	يَّدْخُلُوْنَهَا
اور جو لائق ہوں ان کے باپ دادا	وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ
اور بیبیوں اور اولاد میں	وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
اور فرشتے آئیں گے	وَالْمَلٰٓئِكَةُ
ان پر ہر دروازے سے	يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ
یہ کہتے ہوئے	بَابٍ ۝ ۲۳
سلامتی ہو تم پر	سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
تمہارے صبر کا بدلہ	بِمَا صَبَرْتُمْ
تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا	فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ ۲۴

(الرعد ۱۳ : ۲۲ : ۲۴)

سبق ۷۶

سورۃ الانعام (۶ : ۵۴)

تحیّۃ و سلام

باری تعالےٰ کا ارشاد ہے:

جب تمہارے پاس ایسے لوگ	وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ

Marfat.com

آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں — یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا
تو ان سے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کہا کرو — فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ
تمہارے رب نے اپنی ذات — کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ
پر رحمت کو لازم کر لیا ہے — الرَّحْمَةَ لا

(اپنے فضل و کرم سے رحمت کا وعدہ فرمایا ہے)

اللہ کریم کی طرف سے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کا کلمۂ استقبال بہت بڑا انعام و اکرام ہے۔

اور یہ صلہ ہے:

۱۔ صبر کا
۲۔ صوم و صلوٰۃ کا
۳۔ ادائے زکوٰۃ و صدقہ کا
۴۔ حُسنِ اخلاق کا

اِن اعمالِ صالحہ کی ترغیب کو ہر آن تازہ اور زندہ رکھنے کیلئے اللہ کریم نے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کو اُمتِ مسلم کے لئے کلمۂ استقبال قرار دے دیا۔

حکم ہے کہ جب اور جتنی بار ایک مسلمان دوسرے سے ملے السّلام علیکم کہے۔ اس کلمۂ استقبال کے پسِ منظر میں اُن اعمالِ صالحہ کی ترغیب ہر دم تازہ ہے جن کا صلہ یہ مبارک کلمۂ خطاب ہے۔

نظامِ سلام کا مفصّل بیان باب نظامِ اسلام اور اس کے استحکام میں ملاحظہ فرمائیے۔

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

Marfat.com

كَلِمَةً طَيِّبَةً

پاکیزہ بات کی (مثال)

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

جیسے پاکیزہ درخت

أَصْلُهَا ثَابِتٌ

جس کی جڑ قائم

وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝

اور شاخیں آسمان میں

(ابراھیم ۱۴ : ۲۴)

(کلمۂ توحید مقبول بارگاہِ الٰہی ہے ۔ اس کی برکات ہمیشہ اور ہر آن حاصل ہوتی رہتی ہیں)

Marfat.com

یہ کتاب

یہ کتاب مختصر اسباق کا مجموعہ ہے جو جلدی اور آسانی سے پڑھے اور پڑھائے جا سکتے ہیں۔

میں اپنی اِس کاوش کو قوم و ملت کے نوجوانوں کے نام معنون کرتا ہوں جن کے ہاتھوں میں مستقبل کی باگ ڈور ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو رفتار۔ گفتار اور کردار میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دینی ذوق میں نے اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں پایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے۔ اللہ کرے کہ میری اولاد اور میرے شاگرد میرے تبلیغی مشن کو اور آگے بڑھائیں۔ اس سلسلہ میں مجھے اپنی بیٹی عزیزہ ثریا ایم۔ ایڈ۔ عزیزہ روبینہ ایم بی بی ایس۔ بھتیجے فاروق کمال۔ ایم اے فارمیسی۔ برخوردار پیر محمد علی ایم۔ ایس۔ سی۔ ایم۔ ایڈ۔ بے بی عابدہ بیٹی یاسمین ایم۔ اے سے بہت اُمیدیں وابستہ ہیں۔ میرے نواسے اور پوتے عالمِ بچپن میں ہیں۔ اللہ انہیں سلامت رکھے اور دین کا ذوق دے۔ عزیزی عثمان سعید کو مطالعہ کا بہت شوق ہے۔ اس کا ذہن اسلامی ہے۔ اللہ کریم اُسے خاندانی روایات کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں ضعیف ہوں۔ معذور ہوں حقیقی سہارا اس قادرِ قدیر کا ہے جو رب العلمین ہے۔ تاہم یہ دنیا عالمِ اسباب ہے۔ عالم پیری میں میری بہن حاجرہ فاطمہ۔ اہلیہ حمیدہ بیگم۔ میرے بیٹے سعید اقبال اور طاہر یسین۔ عزیزہ ثریا اختر۔ پیر محمد علی۔ عزیزہ بے بی عابدہ۔ عزیزہ روبینہ مخدومی ڈاکٹر اے ڈی۔ بھٹی۔ برادرِ عزیز صوفی محمد محی الدین نے جن خلوص سے میری خدمت اور اعانت کی ہے اس کے لئے میں تہہ دل سے ان سب کا شکر گزار ہوں۔ اللہ کریم جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ کریم میری اِس سعیٔ ناتمام کو شرفِ قبول بخشے۔

محمد عبدالحکیم عفی عنہ

۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

۲۶ نومبر ۱۹۸۵ء

ایصالِ ثواب

الله کریم میری اس سعیٔ ناتمام کو شرفِ قبول بخشے اور اِس کارِ خیر کا
ب میرے والد ماجد خادمِ اسلام مخدوم المسلمین مولانا محمد یٰسین ۔ قاضی امام و
طیب ریاست فرید کوٹ کی روح کو عطا فرمائے ۔ اللہ کریم مرحوم و مغفور
اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام سے نوازے ۔ آپ نے اپنی زندگی تبلیغِ
سلام کے لئے وقف کر رکھی تھی ۔

محمد عبد الحکیم عفی عنہ

غلطی ہائے مضامین پر

معذرت

بوجہ علالت اور نقاہت میں اس کتاب کے
مسودہ کی تصحیح نہیں کر سکا ۔ معذرت خواہ ہوں ۔
احباب براہِ کرم اغلاط سے مطلع فرمائیں تاکہ
دوسرے ایڈیشن میں اصلاح کر دی جائے ۔

طالبِ دعا ۔ محمد عبد الحکیم عفی عنہ

۸۵-۱۱-۲۶

Marfat.com

فاضل بریلوی
اور
امورِ بدعت

سید محمد فاروق القادری

بدعات و منکرات کے خلاف امام احمد رضا بریلوی کے جہاد کا تحقیقی جائزہ، ابتدا میں مصنف کا فکر انگیز فاضلانہ مقدمہ۔ قیمت ۲۷/ روپے

تاریخِ نجد و حجاز

مفتی محمد عبد القیوم قادری

- عظیم اسلامی سلطنت ترکی کا خاتمہ کیوں اور کیسے ہوا
- ابن عبد الوہاب نجدی اور لارنس آف عریبیا کون تھے؟
- عرب قوم کا فتنہ اور اس کے محرکات؟
- امریکہ، برطانیہ اور دیگر غیر مسلم دشمن طاقتوں نے ترکوں کے اقتدار کو ختم کرنے میں کیا کردار ادا کیا؟
- یہ اور بہت سے تاریخی حقائق بے نقاب
- محققین، مورخین، علماء، طلباء کیلئے اس صدی کا عظیم تاریخی شاہکار۔ تاریخ نجد و حجاز قیمت ۴۲/-

تذکرہ اکابر اہل سنت

ترتیب: محمد عبد الحکیم شرف قادری

خطۂ پاک سے تعلق رکھنے والے دو سو علماء و مشائخ کے مستند حالات اور قابل فخر علمی ادبی اور سیاسی کارنامے

النبراس

مع حاشیۃ القسطاس

للفاضل العلامۃ فخر المتکلمین عبد العزیز الفرہاروی قدس سرہ

بہترین کاغذ فوٹو آفسٹ طباعت

قیمت ۹۲/- روپے

شیر و شکر

اہل بیت اور صحابۂ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے باہمی تعلق اور رشتہ داری کا تفصیلی جائزہ اور ان کے تحقیقی شجرے۔

مورخِ گرامی حضرت پیر غلام دستگیر نامی علیہ الرحمۃ کے قلم کا شاہکار۔ آفسٹ طباعت اعلیٰ عمدہ سفید کاغذ۔ قیمت ۵۰/۔

الجوہر المنظم (عربی)

تصنیف: علامہ ابن حجر مکی قدس سرہ

روضۂ مبارکہ کی زیارت کے آداب فضائل اور اہمیت و ضرورت کے موضوع پر جامع کتاب اور ابن تیمیہ کے روضۂ مقدسہ کے ارادے سے سفر کو ناجائز اور حرام قرار دینے پر محققانہ تنقید

قیمت ۱۲/- روپے

رضا پبلی کیشنز۔ مین بازار داتا دربار لاہور ★ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

Marfat.com

○ قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
○ مسلک اہل سنت و جماعت اور سلف صالحین کا سچا ترجمان
○ بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترام نبوت کا کما حقہ، پاسدار
○ کوثر و تسنیم میں دُھلی ہُوئی زبان

کنزُالایمان شریف

ترجمہ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

تفسیری حواشی

نورالعرفان	خزائن العرفان
مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہٗ	مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہٗ

قرآن پاک کا ترجمہ خریدتے وقت مترجم کا نام یاد رکھیے
مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

تاج کمپنی، چاند کمپنی، قرآن کمپنی اور مکتبہ اسلامیہ، لاہور کے مطبوعہ انتہائی دیدہ زیب
مترجم قرآن پاک مختلف ہدیوں میں دستیاب ہیں

نوٹ: اس ترجمہ کے محاسن اور دیگر تراجم کے تقابلی مطالعہ کے لیے "محاسن کنزالایمان" ضرور پڑھیے، یہ کتاب ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مرکزی مجلس رضا نوری مسجد ریلوے اسٹیشن لاہور سے حاصل کیجیے!

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ
لاہور ۸

—P.U.P.—16,000—23-11-1985 Form 22

صحابہ و اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل و برکات
قرآن و حدیث اور ارشادات سلف کی روشنی میں

برکاتِ آلِ رسول

تصنیف: علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی
ترجمہ: مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری

بارگاہِ رسالت میں نامور شعرا کے استغاثوں کا
ایمان افروز مجموعہ

اغثنی یا رسول اللہ

صلی اللہ علیک وسلم

ترتیب: مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری
قیمت ۶-۰۰

عقائد، تصوف اور بزرگانِ دین کے احوال و آثار

سبع سنابل

سید ساداتِ بلگرام مولانا عبد الواحد بلگرامی قدس سرہٗ
فارسی ہدیہ: -/۲۴
اردو ہدیہ: -/۳۹

بے مثال خواص کی بنا پر دنیا کی تمام زبانوں پر
عربی زبان کی فوقیت پر منفرد کتاب

المبین

مولانا سید سلیمان اشرف بہاری
قیمت [illegible]

[illegible] ....

العقد النامی

علامہ محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ
قیمت -/۶۵ روپے

- تناولی قوم کے غیور مجاہدوں کا تذکرہ
- سید احمد بریلوی کی تحریک کا مستند ماخذ

سو سال بعد منظر عام پر

تاریخِ تناولیاں

جناب سید مراد علی (علیگ)
[illegible]

اسلامی قانون کے ماہرین اساتذہ اور طلبہ کے لیے ایک مفید کتاب
مفید المفتی مع اضافاتِ جدیدہ

فقہ اس[illegible]

[illegible]

مولانا عبد [illegible] جونپوری

فضل حق خیرآبادی اور اسماعیل دہلوی کے سیاسی
کردار کا تقابلی جائزہ

امتیازِ حق

جسے تاریخ کے پروفیسروں اور دانشوروں نے زبردست خراجِ تحسین پیش کیا
تصنیف: جناب راجا غلام محمد صدر ادارہ ابطال باطل لاہور
قیمت ۵۰-۷

مکتبہ اشرفیہ مریدکے (شیخوپورہ)

Marfat.com

اِسلامی نِصاب حِصّہ دوم

محمد عبدالحکیم قاضی۔ ایم،اے

الحکمت ۲۸ صدیق سٹریٹ
حیدر روڈ، اسلام پورہ۔ لاہور